بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد 49 وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ شمارہ 32

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly BADR Qadian

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک
10 پونڈ

9/ جمادی الاول 1421 ہجری 10 ظہور 1379 ہش 10/ اگست 2000ء

Postal Reg. No: PB/1023/2000

1504
Mr.Er.M.Salam Sb
Chief Project Manager
R.E.C.Project Offica
Padam Dev Commerical Complex
Phase -II The Ridge
SHIMLA-171001 (H.P)

لندن 29 جولائی (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔

کل حضور انور نے اسلام آباد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا۔ پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا في عمره وامره.

اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 35 ویں جلسہ سالانہ کا مبارک آغاز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ و افتتاحی خطاب

☆ پہلے روز 76 ممالک کے 20 ہزار سے زائد افراد کی شرکت ☆ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں رواں تراجم کے انتظامات ☆ محبت الٰہی اور اخوت کے ایمان افروز نظارے

ایم ٹی اے 28 جولائی الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 35 واں جلسہ سالانہ جو 28.29.30 جولائی کو منعقد ہو رہا ہے آج اپنی روایتی شان و شوکت کے ساتھ شروع ہوا بفضلہ تعالیٰ پہلے روز کے اجلاس میں 76 ممالک کے 20 ہزار سے زائد لوگ شریک ہوئے جبکہ گذشتہ سال پہلے روز کی حاضری صرف 60 ممالک کے 14600 افراد پر مشتمل تھی۔ حضور انور نے پہلے روز ٹھیک ایک بجے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا حضور انور نے خطبہ جمعہ کے شروع میں آیت قرآنی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرہ آیت ۱۸۷)

کی تلاوت کی اور اس کا سادہ ترجمہ بیان فرمایا اور پھر دعاؤں کے متعلق اپنے خطبات جمعہ کے تسلسل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دعائیں جو انصار دین عطا ہونے کے متعلق۔ اصلاح امت محمدیہ کے متعلق۔ دشمنوں کی ہدایت کے متعلق تھیں بیان فرمائیں اور خطبہ جمعہ کے آخر میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو ہدایات سے نوازا۔

دوران جمعہ بارش ہونے کی وجہ سے کچھ وقت کے لئے ایم ٹی اے کا پروگرام متاثر بھی ہوا حضور پرنور نے فرمایا کہ بارش بھی جماعت احمدیہ کیلئے اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہوتی ہے جو رحمت برسانے کیلئے آتی ہے چنانچہ کچھ دیر کے بعد بارش تھم گئی اور دھوپ بھی نکل آئی خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

افتتاحی اجلاس:۔ ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک ۹ بجے رات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی اجلاس کے لئے تشریف لائے ایم ٹی اے نے حضور انور کی تشریف آوری کی منظر کشی کی۔ حضور انور حفاظتی عملہ اور خدام کے ساتھ فلیگ پوسٹ پر تشریف لائے اور لوائے احمدیت لہرایا اس کے بعد آپ نے اجتماعی دعا کروائی خدام نے لوائے احمدیت کے متعلق منظوم ترانہ پیش کیا فلیگ پوسٹ سے حضور سیدھا جلسہ گاہ کے سٹیج پر تشریف لے گئے حضور کے تشریف لاتے ہی جلسہ گاہ کی فضا فلک بوس اسلامی نعروں سے گونج اٹھی (یاد رہے کہ گذشتہ سال جلسہ گاہ میں نعروں پر پابندی لگادی گئی تھی لیکن امسال حضور انور نے جماعتی انتظام کے تحت نعرے لگانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے)۔

حضور نے سٹیج پر تشریف لاکر حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کے تحفہ سے نوازا اور کرسی پر رونق افروز ہو کر جلسہ کی کاروائی کا آغاز فرمایا اس افتتاحی اجلاس کے لئے مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے تلاوت قرآن مجید اور اس کا ترجمہ پیش کیا مکرم عبد المومن ناصر آف ناروے نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام میں سے بعض منتخب اشعار نہایت خوش الحانی سے پیش کئے جس کے بعد حضور انور اپنے افتتاحی خطاب کیلئے ممبر پر رونق افروز ہوئے۔ تشہد و تعوذ اور سورت فاتحہ کے بعد حضور انور نے سورۃ صف کی آیات نمبر ۹۔۱۰ کی تلاوت فرمائی اور پھر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سو سال قبل سن ۱۹۰۰ء کے بعض الہامات پیش فرما کر نہایت شان و شوکت سے ان کے پورا ہونے کا ذکر فرمایا حضور نے فرمایا کہ گذشتہ سالوں سے میرا یہ دستور ہے کہ گذشتہ ۱۰۰ سال کے الہامات جماعت کے سامنے پیش کرتا ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ وہ سو سال کے بعد ان الہامات کی صداقت کی عجیب شان ظاہر کر رہا ہے۔

باقی صفحہ (2) پر ملاحظہ فرمائیں

"الٰہی میرے سلسلے کی ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸/ جولائی ۲۰۰۰ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (انگلینڈ)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پرنور نے سورہ بقرہ کی آیت ۱۸۷ کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ سنانے کے بعد فرمایا کہ دعاؤں کا جو سلسلہ جاری تھا اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض دُعاؤں کا تذکرہ آپ کے سامنے کرتا ہوں جو کہ الہامات پر بھی مشتمل ہیں اور اشعار پر بھی مشتمل ہیں۔

چنانچہ پہلی دُعا اس سلسلہ میں آپ نے یہ بیان فرمائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مہمات میں تنہائی کے زمانے میں درد دل سے خدا تعالیٰ کے حضور انصار دین عطا کئے جانے کی دعا کی جس کا اُردو ترجمہ یہ ہے۔ "اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کیلئے معاون و مددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔

حضرت مسیح موعود [illegible] دُعاؤں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضور [illegible] فرمایا آپ محترم شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ جس قسم کا نمونہ صدق و صفا کا عبد اللطیف نے دکھلایا ہے اس قسم کے ایمان کیلئے [illegible] نہیں دیتا کہ ایسے لوگ میری [illegible] فرمایا بلا شبہ حضرت صاحبزادہ [illegible] صاحب کا مقام ایک [illegible] مقام [illegible] قیامت تک ایسا ہی رہے گا اور اس خلوص [illegible] خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے والوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام:

باقی صفحہ (11) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ انڈونیشیا جیسا خلوص و پیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

جس ظلم کا مقابلہ پاکستان کی جماعتیں کررہی ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی ان قربانیوں کا یہ صلہ ہے جو سب دنیا کی جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔

جماعت انڈونیشیا کے سالانہ جلسہ سے روح پرور خطابات ۔ مجالس سوال وجواب ۔ اجتماعی بیعت ٹی وی انٹرویوز اور ہزارہا افراد سے ملاقاتوں کے ایمان افروز اور روح پرور نظارے

(اللہ تعالی کی تائید و نصرت اور افضال الٰہیہ سے معمور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز کے دورہ انڈونیشیا کی چند جھلکیاں)

مکرم عبد الماجد طاہر صاحب (ایڈیشنل وکیل التبشیر) نے جنہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دورہ انڈونیشیا میں قافلہ کے ایک ممبر ہونے کی سعادت حاصل ہے، حضور انور کے سفر کی مصروفیات کی جھلکیوں کے طور پر جو مختصر رپورٹ بھجوائی ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

(تیسری قسط)

۳۰/جون بروز جمعۃ المبارک: صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز فجر مارکی میں پڑھائی (جو جلسہ گاہ کے لئے تیار کی گئی تھی) ۱۷ہزار سے زائد مرد وزن نے نماز ادا کی۔

☆...... بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ مکرم قمر الدین صاحب نے پیش کیا۔ یہ خطبہ ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ براہ راست تمام دنیا میں نشر کیا گیا۔

☆...... شام ساڑھے چار بجے اجتماعی ملاقات کا پروگرام تھا۔ چار ہزار سے زائد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ اور آٹھ ہزار سے زائد مستورات نے شرف زیارت حاصل کیا۔ خواتین کے ساتھ سوال وجواب کی مجلس بھی ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے دو ہزار سے زائد بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کئے، بچوں سے پیار کیا۔ اس موقع پر لاتعداد تصاویر اتاری گئیں۔ اس موقعہ پر جو ایمان افروز مناظر دیکھنے کو ملے ان کا ذکر بہت لمبا ہے۔ سوا چھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ رات کا قیام مرکز پارنگ میں ہی تھا۔

☆...... اس روز شام ساڑھے چار بجے سے لے کر ساڑھے چھ بجے تک شدید موسلا دھار بارش ہوئی۔ نماز مغرب پر امیر صاحب انڈونیشیا نے بارش کے رکنے کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور نے دعا کی۔ اسی لمحے بارش رک گئی۔ حضور نے اگلے روز خواتین کے ایک پروگرام میں اس کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ دعاؤں کو سنتا اور معجزات دکھاتا ہے۔

یکم جولائی بروز ہفتہ: پونے پانچ بجے نماز فجر ادا کی گئی۔ حاضری ۱۷ہزار تھی۔

☆...... صبح پونے دس بجے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود سے حضور انور نے ملاقات کی۔ ان وفود میں آسٹریلیا، ملائشیا، سنگاپور، فلپائن، برونائی، تھائی لینڈ، جرمنی، امریکہ، یوکے، ہانگ کانگ اور سعودی عرب کے وفود شامل تھے۔

☆...... گیارہ بجے حضور انور نے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے جاکر لجنہ سے خطاب فرمایا۔ پونے ایک بجے حضور نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

☆...... شام چار بجے بچوں اور بچیوں کے ساتھ ایک پروگرام تھا۔ اس پروگرام میں دو ہزار سے زائد بچوں نے شرکت کی۔ جب حضور انور مارکی میں داخل ہوئے تو ان دو ہزار بچوں اور بچیوں نے یک زبان ہو کر حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے گیت گایا۔ بڑا ہی ایمان افروز منظر تھا۔ یہ پروگرام بڑا دلچسپ تھا۔ بعض بچوں اور بچیوں نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی نظمیں پڑھیں۔ اس قدر عمدہ آواز تھی کہ سننے والا نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ انڈونیشین بچے اور بچیاں ہیں۔ یہ تقریب سوا پانچ بجے ختم ہوئی۔

☆...... پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے مبلغین اور معلمین اور ان کی فیملیز کو شرف ملاقات عطا فرمایا۔ اس کے بعد ان لوگوں کو شرف مصافحہ بخشا جو ابھی تک حضور انور سے مصافحہ نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد حضور عورتوں کے حصہ میں تشریف لے گئے اور انہیں شرف زیارت عطا فرمایا۔ (اس موقع پر وہ خواتین موجود تھیں جو ابھی تک حضور انور سے نہیں مل سکی تھیں)۔

☆...... چھ بجکر پچاس منٹ پر نماز مغرب وعشاء ادا کی گئیں۔ اس کے بعد غیر از جماعت احباب کے ساتھ مجلس سوال وجواب ہوئی۔ حضور انور نے اس مجلس کے آغاز میں ہدایت فرمائی کہ صرف غیر احمدی دوست سوال کریں کیونکہ یہ مجلس صرف ان کے لئے ہے۔ ساڑھے آٹھ بجے یہ مجلس ختم ہوئی۔

(صبح پونے دس بجے سے گیارہ تک ہونے والی ملاقاتوں کے دوران جزیرہ Sulawesi کے چیف آف بونے (Bone) نے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کی ۔ یہ دو ہزار کلومیٹر کا سفر طے کر کے حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کے لئے آئے تھے ۔ اس چیف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور کہا کہ اس تصویر کو وہ اپنے محل میں رکھیں گے)

۲/جولائی بروز اتوار: آج جلسہ سالانہ کا آخری روز تھا۔ چار بجکر چالیس منٹ پر نماز فجر ادا کی گئی۔ حاضری ۱۶ہزار سے زائد تھی۔

☆...... صبح نو بجے حضور انور ایدہ اللہ نے ینگ لجنہ کے ایک پروگرام میں شرکت فرمائی۔ ایک ممبر نے حضور انور کی نظم "وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو" پڑھ کر سنائی۔ بہت عمدہ رنگ میں یہ نظم پڑھی گئی۔ یہ پروگرام دس بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

☆...... صبح کے اجلاس میں پروفیسر دوام نے بھی خطاب کیا۔ (موصوف کا ذکر قبل ازیں رپورٹ میں آچکا ہے)

☆...... سوا دس بجے اجتماعی بیعت کی تقریب ہوئی۔ اس موقعہ پر ۱۷۵۴ افراد نے بیعت کی۔ (حضور انور کے دورہ انڈونیشیا کے دوران یہ تیسری اجتماعی بیعت کی تقریب تھی)۔ حضور کے دست مبارک پر چیف آف بونے (Bone) نے ہاتھ رکھا۔ یہ ایک روز قبل حضور انور سے مل چکے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ صرف حضور انور کا چہرہ دیکھ کر بیعت کر رہے ہیں۔ اور احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ دعا کے بعد حضور انور نے اس چیف سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اب انشاء اللہ آپ کے علاقہ میں آپ کے ذریعہ احمدیت پھیلے گی اور بڑی تعداد میں بیعتیں ہونگی۔

☆...... دس بجکر پینتیس منٹ پر جلسہ سالانہ انڈونیشیا کے اختتامی اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت و ترجمہ کے بعد ایک انڈونیشین خادم نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا پاکیزہ کلام "ہے شکر رب عزّ و جل خارج از بیاں" خوش الحانی سے پڑھا۔ اس کے ترجمہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا تازہ کلام ایک انڈونیشین خادم نے پیش کیا جس کا عنوان تھا "انڈونیشیا"۔ کلام پیش کرنے سے قبل اس کا ترجمہ پیش کیا گیا تاکہ سامعین کو معلوم ہو سکے کہ کیا مضمون پیش کیا جارہا ہے۔

☆...... اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا جس کا ترجمہ مکرم قمر الدین صاحب نے پیش کیا۔

اختتامی دعا سے قبل حضور انور نے فرمایا کہ میں نے جو خلوص، پیار انڈونیشیا کی جماعت میں دیکھا ہے میں نے دنیا میں کسی جماعت میں ایسا خلوص اور پیار ومحبت نہیں دیکھا۔ جو لوگ باہر سے آئے ہیں انہوں نے بھی خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ کس طرح انڈونیشیا کی جماعت اپنے اخلاص میں سب سے آگے ہے۔ ان کی آنکھوں سے کس طرح آنسو رواں ہیں۔ چھوٹے بڑے سب کی آنکھوں سے کس طرح آنسو بہتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ باہر سے آنے والے یہ پیغام یاد رکھیں اور واپس جاکر اپنے ملکوں میں یہ پیغام دیں کہ انڈونیشیا جیسا خلوص و پیار اپنے اندر پیدا کرو اور ان جیسا بنو۔

فرمایا: آپ بخیر و عافیت واپس جائیں۔ سفر و حضر میں خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کی طرف سے مجھے کوئی غم، دکھ کی خبر نہ ملے۔ فرمایا میرے لئے بھی دعا کریں، میں نے ابھی بعض علاقوں کے سفر کرنے ہیں۔ خدا مجھے ہر حال میں سلطان نصیر عطا فرمائے۔ فرمایا ایک دعا میں ہمیشہ یاد کرواتا رہا ہوں۔ وہ پاکستان کے اسیروں اور شہداء کی فیملیوں کے لئے دعا ہے۔ ان کو کبھی بھی اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

فرمایا: انڈونیشیا میں بھی شہید ہوئے تھے۔ میں نے دوران سفر ان کے لئے دعا کی تھی لیکن جس ظلم کا مقابلہ پاکستان کی جماعتیں کررہی ہیں اس کی کوئی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ ابھی کل پرسوں پاکستان سے اطلاع ملی ہے کہ ایک علاقہ میں احمدیوں کو لوٹا گیا، مارا گیا، گھر لوٹے گئے۔ ان کی قربانیوں کا صلہ ہے کہ سب دنیا میں جماعتیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ پس ان کے لئے دعا کریں۔ مخالفین کو کبھی یہ توفیق نہیں ملے گی کہ احمدیت کی ترقی کو روک سکیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ...... الخ کی دعا کثرت سے پڑھا کریں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی اور اختتامی اجلاس ختم ہوا۔

☆...... ایک بجے نماز ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

☆...... شام چار بجے دو ٹی وی سٹیشنز کے نمائندوں نے حضور انور سے الگ الگ انٹرویو کیا۔ یہ انٹرویو پندرہ سے بیس منٹ تک جاری رہا۔

☆...... اس کے بعد فیملیز کی ملاقات ہوئی جو ساڑھے پانچ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور ان میں رونق افروز ہوئے۔ بچوں میں چاکلیٹ تقسیم کیں اور تصاویر کھینچی گئیں۔ ساڑھے چھ بجے نماز مغرب وعشاء ادا کی گئی۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

انسان کو چاہئے کہ نماز میں ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے

نماز کی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور اس تعلق میں قدم قدم پر دعائیں سکھائیں ان کا احادیث نبویہ کے حوالے سے تذکرہ اور احباب کو نصائح

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-
فرمودہ ۹؍جون ۲۰۰۰ء ۹؍احسان ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام بادکروئزناخ (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿قُلِ ادْعُو اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ . اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى . وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا﴾۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱۱)

تُو کہہ دے کہ خواہ اللہ کو پکارو خواہ رحمان کو۔ جس نام سے بھی تُم پکارو سب اچھے نام اُسی کے ہیں۔ اور اپنی نماز نہ بہت اُونچی آواز میں پڑھو اور نہ اُسے بہت دھیما کرو اور اِن کے درمیان کی راہ اختیار کرو۔

یہ جو سلسلۂ خطبات ہے یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعاؤں سے متعلق ہے۔ دن رات، صبح وشام، اٹھتے بیٹھتے، آپ نے اپنے لئے، اپنی امت کے لئے دعائیں کی ہیں، قیامت تک کے لئے، یہ وہی مضمون ہے جو اب بھی جاری رہے گا۔ آج چونکہ خدام الاحمدیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے اس لئے جو بھی خدام سن رہے ہیں وہ توجہ دیں کیونکہ آج نماز کی اہمیت سے متعلق یہ خطبہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں جس طرح نماز پڑھنی سکھائی اور قدم قدم کی دعائیں بتائیں ان سب دعاؤں کا مضمون ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ نماز والے حصہ کو خصوصیت کے ساتھ خدام ذہن نشین کریں، دل میں جگہ دیں اور کبھی بھی نماز کی اہمیت کو نہ بھولیں۔

ایک حدیث بخاری کتاب الاذان سے لی گئی ہے۔ عن جابر بن عبد اللہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا کرے اے اللہ! جو اس کامل دعوۃ اور قائم ہونے والی نماز کا رب ہے تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور آپ کو اس مقام محمود پہ فائز کر دے جس کا تو نے آپ سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تو قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت جائز ہو گی۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیشہ اذان سننے کے بعد پڑھتے ہیں۔ ابھی بھی اٹھنے سے پہلے میں نے انہی الفاظ میں دعا کی تھی۔ تو اب میں اصل الفاظ آپ کے سامنے پھر رکھتا ہوں کوئی مشکل نہیں ہے، اس کو آسانی سے یاد کیا جا سکتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِىْ وَعَدْتَهٗ ۔ یہ دعا کے الفاظ ہیں۔ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت جائز ہو جائے گی۔

ایک حدیث مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے موذن کی اذان سنتے ہوئے یہ دعا پڑھی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ تنہا ہے یعنی ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور یہ کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ سے بطور رب اور محمدؐ سے بطور رسول اور اسلام سے بطور دین راضی ہوں تو اس کے تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں۔

”یہ تمام گناہ بخش دئے جاتے ہیں“ سے مراد یہ ہے کہ اس وقت تک انسان نے جو گناہ کئے ہیں اگر وہ خلوص نیت سے یہ دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ از سر نو اس کا حساب شروع کر دے گا۔ ہر اذان کے وقت ایک وقت آتا ہے جب ہمارے گناہ بخشے جا سکتے ہیں اور پھر اگلی اذان سے پہلے پہلے انسان پھر بھی اپنے دل کو میلا کرتا چلا جاتا ہے پھر خدا کی طرف سے یہ رحمت اترتی ہے، پھر اترتی ہے پھر رات کو تہجد کے وقت بھی انسان کے لئے موقع ہے کہ اپنے دل کو پاک وصاف کرتا رہے۔

ایک روایت سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تعلیم دی کہ میں مغرب کی اذان کے وقت یہ دعا پڑھوں اے اللہ یہ تیری رات کی آمد اور تیرے دن کی واپسی کا وقت ہے اور یہ تجھے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں۔ پس تو میری مغفرت فرما۔ (سنن ابی داؤد. کتاب الصلوٰۃ باب ما يقول عند اذان المغرب)

پس جو آواز انسان سنتا ہے مغرب کے وقت دن ختم ہو رہا ہے، رات آنے والی ہے، تو پکارنے والوں کی آوازیں انسان کو یاد دلاتی ہیں کہ اللہ ہم پر رحم فرما اور ہماری مغفرت فرما۔

ایک حدیث ترمذی کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا امام ضامن ہوتا ہے اور موذن امین بنایا گیا ہے۔ اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر قائم رکھ اور موذنوں کی مغفرت فرما۔

’امام ضامن ہوتا ہے اور موذن کو امین بنایا گیا ہے‘۔ امام ضامن ہوتا ہے تمام مقتدیوں کا، اس کی دعاؤں میں مقتدیوں کی دعائیں بھی شامل ہو جاتی ہیں اس لئے امام کو ضامن فرما دیا۔ وہ ذمہ دار ہے اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی اور اپنے مقتدیوں کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ’موذن امین ہے‘ اس نے ایک پیغام امانت کے ساتھ دوسروں تک پہنچا دیا۔ اور ’موذنوں کے لئے مغفرت فرما‘ انہوں نے امانت کا حق ادا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنے فضل سے بخش دے۔

مسند احمد بن حنبل جلد ۳ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے اور اس روایت کے متعلق لکھا ہے کہ پوچھنے پر پتہ چلا کہ مرفوع ہے یعنی آنحضرت ﷺ تک سند پہنچی تھی۔ اور آپؐ ہی نے یہ فرمایا تھا۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے نماز کے لئے نکلتے وقت یہ دعا کی: ”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرنے والوں اور اپنے پیچھے چلنے والوں کے حق میں سوال کرتا ہوں“۔ پیچھے چلنے والوں سے مراد اہل وعیال اور اولاد تمام جو نمازیوں کو دیکھ کر نمازی بن جایا کرتے ہیں، وہ سب مراد ہیں۔ ’اور میں شر، کبر اور ریاء اور لوگوں کی تعریف سننے کی غرض سے نہیں نکلا‘۔ یعنی تو جانتا ہے کہ میرا دل اس بات سے پاک ہے کہ میں جا رہا ہوں تو کوئی مجھے دیکھے، سمجھے کہ بہت بڑا نمازی جا رہا ہے۔ میں ان چیزوں سے پاک ہوں اور تو ہی جانتا ہے کہ میں پاک نہیں ہوں، تو مجھے پاک کر دے۔ ’میں تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا کا طالب ہو کر نکلا ہوں۔ میں تجھ سے اس بات کا طالب ہوں کہ تو مجھے آگ کے عذاب سے بچا اور مجھے میرے گناہ بخش دے کیونکہ صرف تو ہی گناہ بخش سکتا ہے‘۔

اب وضو کے بعد کی ایک دعا ہے عن عمر بن الخطاب۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر یہ دعا کی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ گواہی

دیتاہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزگی اختیار کرنے والوں میں سے بنا۔ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ وہ ان میں سے جس دروازہ سے چاہے جنت میں داخل ہو

(ترمذی ابواب الطہارۃ باب مایقال بعد الوضوء)

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں آٹھ دروازوں سے کیا مراد ہے، اس کا وضو سے کیا تعلق ہے۔ تو اس پر میں نے گن کر دیکھا تو پہلے ہاتھ دھوتے ہیں یہ ایک، وضو کے وقت پہلے ہاتھ کی صفائی سے کلی کرنا دوسرا، ناک میں پانی ڈالنا تیسرا، سارا چہرہ دھونا چوتھا، کہنیوں تک باز ودھونا یہ پانچواں ہے اور سر کا مسح یہ چھٹا ہے اور پھر گدی سمیت گردن پر ہاتھ پھیرنا یہ پیچھے کی طرف جو ہاتھ پھیرنا ہے یہ ساتویں حرکت ہے اس میں اور ٹخنوں تک پاؤں دھونا آٹھواں ہے۔ یہ سارے جو اعمال ہیں کرتے وقت اگر خلوص نیت ہو اور انسان پاکیزگی کے لئے عمل کرتا ہے جو بدنی پاکیزگی نہیں بلکہ روحانی پاکیزگی بھی ہے تو فرمایا اسکے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔

پھر یہ کہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو، ہر شخص کے اپنے رجحانات ہوتے ہیں اور بعض لوگ خاص بعض وضو کی حرکتوں کے وقت، وضو کرتے وقت بہت زیادہ توجہ دیتے ہیں تو کوئی بعید نہیں کہ اس سے یہ مراد ہو مگر اس میں وضاحت موجود نہیں کہ ہر دروازہ سے داخل ہو کیا مراد ہے۔ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ لیکن دروازوں کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ کوئی ایسے Gate نہیں ہیں جو جنت میں لگے ہوئے ہیں کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے، کوئی اس Gate میں سے جا رہا ہے۔ یہ ایک روحانی تمثیلی کلام ہے صرف اور اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمارا شوق بڑھانے کی خاطر، توجہ دلانے کی خاطر ان سب چیزوں کو ایک تسلسل سے بیان کیا ہے مگر ظاہری طور پر وہاں کوئی ایسے Gate نہیں ہونگے۔ اسی دنیا میں ہم اپنی جنت بناتے ہیں اور وہ Gate کھول دیتے ہیں اپنے لئے۔ تو کیسی جنت بناتے ہیں کس طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں، کونسی نیکیاں کرتے وقت زیادہ یاد کرتے ہیں خدا تعالیٰ کو۔ یہ وہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے۔

ایک حدیث ہے حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے: "اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ، اللہ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔ اور جب آپ مسجد سے نکلنے لگتے تو یہ دعا مانگتے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے رسول پر سلامتی ہو۔ اے میرے اللہ! میرے گناہ بخش اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ (مسند احمد حدیث فاطمة بنت رسول الله ﷺ)

تو جاتے وقت رحمت کی دعا ہے، نکلتے وقت فضل کی دعا ہے۔ رحمت سے مراد روحانی برکتیں ہیں ساری اور فضل سے مراد روحانی برکتوں کے حصول کے بعد جو اللہ تعالیٰ رزق کے راستے کھولتا ہے انسان اپنے اپنے کاموں میں واپس جاتا ہے تو اس کو فضل کہا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کیسی برمحل اور برموقع دعائیں جانے کی الگ اور آنے کی الگ سکھائی ہیں اور ان سب میں بڑی گہری حکمت ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کلام کو بہت گہری نظر سے پڑھنا چاہئے کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں جو کسی حکمت سے خالی ہو۔

ایک حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنن نسائی میں مذکور ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نماز شروع کرتے تو تھوڑی دیر کے لئے خاموش ہو جاتے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں یہ آپ تکبیر اور قراءت کی خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میں یہ دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دوری ڈال دے جیسے تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری ڈال دی ہے۔ اے اللہ مجھے خطاؤں سے ایسے پاک فرمادے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور پانی اور اولوں سے دھو ڈال۔ (سنن نسائی کتاب الطہارۃ)

ایک حدیث ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو سنن ترمذی سے لی گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی جب رکوع کرے تو رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھے۔ اس طرح اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا اور جب سجدہ کرے تو سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا۔ (سنن ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

یہ کم سے کم مراد ہے اور زیادہ سے زیادہ وہ کثرت سے دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں مانگی ہیں، سجدہ میں بھی مانگی ہیں۔ لیکن اگر کوئی عام سادہ آدمی صرف تین دفعہ پر ہی اکتفا کرے اور اس کے بعد سَمِعَ اللّٰہ کے لئے کھڑا ہو جائے یعنی تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھ کے پھر تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کے پھر وہ کھڑا ہو جائے تو یہی اس کی نماز کے لئے کافی ہے اور اگر انسان ان لفظوں پر غور شروع کر دے تو حقیقت یہ ہے کہ اسی غور میں ڈوبا رہے گا اور بہت سے مضامین اُس پر انہی کے اندر کھلتے چلے جائیں گے۔

حضرت مولوی سرور شاہ صاحبؓ کو قادیان میں ہم نے دیکھا کہ بہت لمبی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سجدہ میں جا کے بعض دفعہ لگتا تھا کہ اٹھنا ہی بھول گئے ہیں تو اس کے بعد کسی نے ان سے سوال کیا کہ آپ سجدہ میں کتنی دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے ہیں۔ انہوں نے کہا تین دفعہ۔ اس نے کہا تین دفعہ؟ اتنی دیر؟ تو انہوں نے کہا جب میں ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا ہوں تو معنوں کے سمندر میں غوطہ مار جاتا ہوں اور وہ معنے دوہرا تار رہتا ہوں، دوہراتا رہتا ہوں اور پڑھتا صرف ایک دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ہوں۔ پھر جب دوسری دفعہ شروع کرتا ہوں تو اور معانی مجھ پر کھل جاتے ہیں۔ پھر تیسری دفعہ پڑھتا ہوں تو اور معانی مجھ پہ کھل جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی شان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا کہ تین دفعہ بھی کافی ہے تو اس تین دفعہ میں بھی بڑی وسعتیں ہیں۔

ایک حدیث ہے حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ یہ ترمذی سے لی گئی ہے۔ حضرت حذیفہؓ بن یمان روایت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھا کرتے تھے اور سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھا کرتے تھے۔ اور جب بھی کسی رحمت والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور رحمت طلب فرماتے اور جب بھی کسی عذاب والی آیت پر آتے تو توقف فرماتے اور عذاب سے پناہ مانگا کرتے۔ (سنن ترمذی کتاب الدعوات)

ایک حدیث سنن نسائی کتاب التطبیق سے لی گئی ہے۔ رفاعہؓ بن رافع سے مروی ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ رفاع بن رافع کے ساتھ رضی اللہ نہیں لکھا ہوا یہاں مگر وہ بہرحال صحابی ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے اس لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو یہ دعا پڑھی کہ اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی، سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ مقتدین میں سے ایک شخص نے کہا اے ہمارے رب تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں بکثرت پاکیزہ اور مبارک تعریفیں اس کے لئے ہیں۔ پھر جب حضور نے سلام پھیرا تو پوچھا کہ ابھی کون دعا پڑھ رہا تھا اس کی آواز آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تک پہنچ رہی تھی۔ اس شخص نے عرض کیا میں یا رسول اللہ۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کو پہلے لکھتا ہے۔

اب یہاں بھی یہ مراد نہیں ہے کہ فرشتے ایک دوسرے سے لکھنے میں جلدی کر رہے تھے۔ مراد یہ ہے کہ یہ ایسے الفاظ ہیں جن کو اپنے قلب پر رسم کرنے میں جلدی کرنی چاہئے اور جس کے قلب پر یہ نقش ہو جائیں اس کو گویا ایک نعمت عظیمہ مل گئی۔

ایک مسلم کتاب الصلوٰۃ باب مَا یُقَالُ فِی الرَّکوع ... حدیث ہے۔ مطرف بن عبداللہ بن الشِّخِّیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ کہا کرتے تھے: "سبوحٌ، قدوسٌ، رب الملئکة وَالرُّوح۔ میرا خدا وہ ہے جس کی بہت زیادہ تسبیح کی جاتی ہے، وہ بہت پاک ہے اور ملائکہ اور روح کا رب ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ یہ جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کی روایت ہے جو قطعی ہے وہ غلط ہے اور اس کی بجائے رسول اللہ ﷺ بعض نمازوں میں یہ بھی پڑھا کرتے تھے۔ یہ مراد نہیں ہے۔ غالباً حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپؐ کی تہجد کی دعاؤں کی بات کر رہی ہیں جن میں کثرت سے دعائیں ہوا کرتی تھیں۔ صرف سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی نہیں بلکہ بہت سے نام لے کے خدا کے ان ناموں کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کیا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو مسلم کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک رات میری آنکھ کھلی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو گم پایا۔ میرے دل میں یہ گمان گزرا کہ آپ کسی اور بیوی کے ہاں چلے گئے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کو تلاش کیا پھر میں واپس آگئی تو کیا دیکھتی ہوں کہ آپ رکوع میں، سجدہ میں وہیں تھے اور یہ دعا کر رہے تھے سُبْحٰنَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یعنی اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور یہ کہتے چلے جاتے تھے دوہراتے ہوئے، یہی بار بار دوہرا

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of All kinds of Fashion Leather Products & General order Suppliers & Importers.

Off : 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta - 700039

Ph. 3440150
Tle. Fax : 3440150
Pager No.: 9610 - 606266

رہے تھے۔ اس پر میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں کسی اور حال میں تھی اور آپ کسی اور حال میں ہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب مایقال فی الرکوع والسجود)

ایک حدیث صحیح مسلم کتاب التفسیر سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اور مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے رکوع و سجود میں اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ اب یہ جو دعا ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے پتہ چلے گا یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم تمام رکوع اور تمام سجود میں یہ نہیں کیا کرتے تھے بلکہ دراصل اس کا ایک سورۃ سے تعلق ہے جسے سورۃ النصر کہا جاتا ہے۔ اس سورۃ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ضرور یہ دعا رکوع اور سجدوں میں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اگلی حدیثوں میں بھی اس کی وضاحت موجود ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کے نزول کے بعد ہر نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ دوسری روایت میں یہ بھی ہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔
(صحیح مسلم۔ کتاب تفسیر القرآن سورۃ اذا جاء نصر اللہ)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک حدیث صحیح مسلم میں درج ہے کہ آپ اپنی وفات سے قبل کثرت سے یہ دعا پڑھا کرتے تھے اس میں نماز مراد نہیں، اٹھتے بیٹھتے یہ دعا آپ کی وردِ زبان تھی سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔ اے اللہ پاک ہے تو اپنی حمد کے ساتھ اور میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ کیا کلمات ہیں جو آپ نے اب کہنے شروع کر دئے ہیں۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں میرے لئے ایک علامت ٹھہرائی گئی ہے یعنی سورۃ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ کا نزول اور جب میں یہ دیکھوں تو یہ دعا کیا کروں۔ مراد یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس سورۃ کے نزول کے بعد بکثرت کشفاً وہ نظارے دکھائے گئے تھے جس میں جوق در جوق لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہونگے اور اس مناسبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خصوصاً آخری ایام میں بکثرت یہ دعائیں پڑھی تھیں۔

مسلم کتاب الصلوٰۃ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے اللہ میرے سارے چھوٹے بڑے، اگلے پچھلے، ظاہر و باطن گناہ مجھے بخش دے۔

یہاں بھی جو تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنا ہے یہ اس کے علاوہ اور بھی بہت کثرت سے دعائیں کیا کرتے تھے رسول اللہ، یہ ان میں سے ایک ہے اور آپ کے سجدے بعض دفعہ اتنے طویل ہوتے تھے کہ ایک انسان کی تہجد کی ساری نماز بھی اتنی طویل نہ ہو گی جتنے آپ کے سجدے طویل ہو جایا کرتے تھے۔ بعض دفعہ آپ کے قیام اتنے طویل ہوا کرتے تھے کہ کھڑے کھڑے پاؤں سوج جایا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ دعاؤں میں مگن، مصروف سوچتے بھی نہیں تھے کہ آپ کو کیا تکلیف ہو رہی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت سنن ابن ماجہ میں مروی ہے کہ رات کی نماز میں آنحضرت ﷺ سجدوں کے درمیان میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: اے میرے رب مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، میری اصلاح فرما، مجھے رزق عطا فرما اور میرا رفع فرما۔

نماز میں قیام، رکوع، سجود کی دعائیں ایک لمبی حدیث ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ اس میں تقریباً ساری نماز پڑھنے کا طریقہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی سنت کے حوالہ سے پہلے تو وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی نیت اور عام طور پر ہماری کتابوں میں چونکہ اصل الفاظ اِنِّیْ وَجَّهْتُ قرآن کریم میں درج ہیں اس لئے اِنِّیْ سے شروع کرتے ہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نیت باندھتے وقت جتنی بھی حدیثیں میں نے دیکھی ہیں ان میں صرف وَجَّهْتُ پڑھا کرتے تھے۔ تو اس کو یاد رکھیں کہ نمازوں میں جہاں بھی چھپی ہوئی ہے وہاں بھی آئندہ درستی ہو۔ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ میں اپنی توجہ خالص کرتے ہوئے اس ذات کی طرف رجوع کرتا ہوں جس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے۔ اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔
اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اس کے بعد یہ بھی ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے کہ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔
پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو دیر تک توقف کیا کرتے تھے تکبیر کے بعد تو یہ دعائیں بھی ساتھ مانگا کرتے تھے۔ سب کے لئے تو اس کی اتنی توفیق نہیں ہو سکتی مگر رسول اللہ ﷺ کا یہ دستور تھا کہ بعض دفعہ تکبیر کے بعد بہت لمبا توقف کیا کرتے تھے اور کثرت سے اس میں دعائیں کیا کرتے تھے۔ ایک یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی دعا لکھی ہے: 'اے اللہ تو ہی بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس تو مجھے میرے سارے گناہ بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔ اور اخلاق حسنہ کی طرف میری راہنمائی فرما اور اخلاق حسنہ کی طرف راہنمائی کرنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اور اخلاق سَیِّئَة کو مجھ سے دور رکھ اور اخلاق سَیِّئَة یعنی برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی مجھ سے دور نہیں کر سکتا۔ میں تیرے حضور حاضر ہوں۔ اور تمام تر سعادتیں اور تمام تر خیر تیرے ہاتھوں میں ہی ہے۔ اور شر تیری طرف سے نہیں ہے یعنی شر بھی انسان ہی پیدا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ پیدا نہیں کرتا۔ وہ خدا تعالیٰ نے جو نیکی کی تعلیم دی ہے اس سے ہٹنے کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے جیسے سورج سایوں کا ذمہ دار تو نہیں ہے مگر جو سورج کی روشنی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جائے اس کا نفس اس میں حائل ہو جاتا ہے تو اس سے پیچھے جو اندھیرا ہے وہ اس کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے تو یہ باریک نکتہ ہے جو حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہاں بیان فرمایا ہے اور شر تیری طرف سے نہیں ہے۔ میں تجھ سے ہوں اور تیری طرف مائل ہوں تو برکتوں والا اور بلند شان والا ہے۔ میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں۔

جب آپ رکوع فرماتے تو یہ دعا کرتے اے اللہ میں تیری خاطر یہ رکوع کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان رکھتا ہوں اور اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے اعصاب تیرا خشوع اختیار کرتے ہیں۔ جب آپ رکوع سے کھڑے ہوتے تو کہتے اے اللہ! اے ہمارے رب! تیری حمد ہو زمین بھر اور آسمان بھر اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کے برابر بھی۔ اور جو کچھ تو پیدا کرنے والا ہے، آئندہ جو پیدا ہونے والا ہے اتنی ہی حمد بھی تیری ہو۔ اور جب آپ سجدہ کرتے تو یہ کہتے اے اللہ! میں تجھے ہی سجدہ کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لاتا ہوں اور میں اپنا آپ تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا چہرہ اس ذات کے حضور سربسجود ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو مناسب شکل دی اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ برکت والا ہے اللہ جو کہ پیدا کرنے والوں میں سے سب سے بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

پھر آپ تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیانی وقت میں یہ دعا کرتے تھے۔ اے اللہ! جو خطائیں میں کر چکا ہوں اور جو کرنے والا ہوں یعنی رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیں مگر انکساری کی حد ہے کہ آپ آئندہ کے لئے بھی اللہ ہی سے پناہ مانگتے تھے تا آئندہ کسی قسم کی کوئی خطا سرزد نہ ہو۔ بہت ادنیٰ لوگ ہیں ہم، ہمیں تو کثرت سے اس چیز کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو خطائیں میں کرنے والا ہوں ان سے بھی درگزر فرما اور جو میں نے ظاہر کیا ہے اور جو میں نے مخفی طور پر کیا ہے اور جو میں زیادتی کر چکا ہوں تو مجھے بخش دے اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی مقدم ہے اور تو ہی مؤخر، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (صحیح مسلم۔ کتاب الصلوٰۃ۔ باب الدعا فی صلوٰۃ اللیل وقیامہ)

حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب کوئی قعدہ کی حالت میں ہو اس کے متعلق فرمایا کرتے تھے کہ پہلے وہ یہ دعا پڑھے 'اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالطَّيِّبَاتُ وَالصَّلَوٰتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ اَلتَّحِيَّاتُ الصَّلَوَاتُ'۔ عام طور پر ہم الصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ پڑھتے ہیں مگر یہ حدیث جو میرے سامنے ہے اس میں بیچ میں واؤ نہیں ہے یعنی صلوٰۃ اور طیبات دونوں صفت موصوف ہیں یا ایک دوسرے کا بدل ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ ترجمہ یہ ہے: تمام تحیات اللہ کے لئے ہیں۔ تمام پاکیزہ تعریفیں جو نمازیں ہی ہیں یعنی سب پاکیزہ تعریفیں جو ہیں وہ اصل میں نماز ہی ہے، نماز ہی میں ساری پاکیزہ تعریفیں ہوتی ہیں۔ اے نبی تجھ پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہیں۔ ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر بھی۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ (سنن نسائی کتاب التطبیق)

ایک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، مسلم کتاب الذکر سے لی گئی

ارشاد نبوی
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زاد راہ تقویٰ ہے
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

طالبان دعا
آٹو ٹریڈرز
Auto Traders
16 بینٹنگ لین کلکتہ 700001
دکان 248-1652، 248-5222
رہائش 243-0794، 27-0471

ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "یہ دعا پڑھا کرو کہ اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں۔ پس تو اپنی جناب سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر۔ یقیناً تو بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے"۔ یہ دعا عربی میں ہے مگر جن لوگوں کو عربی نہیں آتی وہ دعا کا ترجمہ اپنی زبان میں یاد رکھ کر اس کو پڑھ سکتے ہیں۔

بخاری کتاب احادیث الانبیاء سے ایک روایت لی گئی ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کعب بن عُجرہ ملے اور کہا کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں جسے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا ہے۔ کعب بن اُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ صحابی تھے۔ میں نے کہا ہاں مجھے وہ تحفہ ضرور دیجئے۔ تب انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ! آپ اہل بیت پر درود بھیجنے کا کیا طریق ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو سکھا دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا یہ دعا کیا کرو کہ اے اللہ محمد اور اس کی آل پر درود بھیج۔ یہ جو ہم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ ۔ اَلتَّحِیَّات کے بعد پڑھتے ہیں یہ دعا ساری سنائی۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ایک حدیث بخاری سے لی گئی ہے۔ عمرو ابن السُّلیم الزّرقی سے مروی ہے کہ ابو حمید الساعدی نے انہیں بتایا۔ ابو حمید الساعدی یقیناً صحابی ہیں۔ یہاں رضی اللہ لکھنا بھول گیا ہے لکھنے والا، ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں۔ آپؐ نے فرمایا: "یوں کہا کرو، اے اللہ! محمدؐ اور آپ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا۔ اے اللہ محمدؐ اور آپ کی ازواج اور آپؐ کی اولاد پر برکتیں نازل فرما۔ یہاں آل میں خصوصیت سے ازواج کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ بعض لوگ مثلاً شیعہ کہتے ہیں کہ آل سے مراد محض آپؐ کی بیٹی اور اولاد ہے یہ روایت قطعیت کے ساتھ ان کا رد کرتی ہے۔ جب آل کہتے ہیں تو ساری ازواج مطہرات اس میں شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ تو نے ابراہیم کی آل پر برکتیں نازل کیں۔ یقیناً تو صاحب حمد اور بزرگی والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء)

نماز کے بعد کی دعا۔ یہ سنن ابی داؤد سے حدیث لی گئی ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا: "اے معاذ! اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں"۔ بڑے خوش نصیب تھے معاذ۔ "اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں" دو دفعہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: "معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ نماز کے بعد یہ دعا چھوٹنے نہ پائے کہ اے میرے اللہ! میری مدد فرما کہ میں تیرا ذکر کروں، تیرا شکر کرسکوں اور عمدگی کے ساتھ تیری عبادت کرسکوں۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ)۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔ یہ الفاظ ہیں، چند الفاظ ہیں جو خوب اچھی طرح یاد ہو جانے چاہئیں۔ نماز کے بعد یہ ذکر جو ہے مختصر اور بہت گہرا ذکر ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ایک حدیث ہے حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ وہ مسلم کتاب المساجد میں مروی ہے۔ آپ نے اس کے علاوہ جو ابھی گزری ہے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ، اس کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔ یہ پڑھا کرتے تھے کہ اے اللہ تو سلامتی والا ہے، سلامتی تیری طرف سے ہی ملتی ہے۔ اے اللہ جلال اور عزتوں کے مالک خدا تو بہت برکت والا ہے۔ یہ دونوں دعائیں میں نے حضرت حکیم فضل الرحمن صاحب سے جو افریقہ کے بہت ہی قربانی کرنے والے مبلغ تھے ان سے سیکھ لی تھیں

کیونکہ اکثر نماز میں میں ان کے ساتھ ہی بیٹھا ہوتا تھا یا جب بھی بیٹھا ہوتا تھا تو وہ اونچی آواز میں یہ دونوں دعائیں پڑھا کرتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ، اور اس کے بعد اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔

ایک حدیث بخاری کتاب الدعوات سے لی گئی ہے، مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام وراد بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ نے معاویہ بن سفیان کی طرف لکھ بھیجا کہ آنحضرت ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعا کیا کرتے تھے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ حکومت اسی کی ہے، ہر تعریف اسی کو زیبا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے اللہ! جو چیز تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز کو تو روک رکھے کوئی اسے عطا کرنے والا نہیں۔ کسی صاحب عظمت کو اس کی عظمت تیرے بالمقابل کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔

اب یہاں آنحضرت ﷺ کی جو دعا مذکور ہے ہر نماز کے بعد دوسری بہت سی مستند روایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد اتنا لمبا عرصہ نہیں بیٹھا کرتے تھے۔ اور اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ اور اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ یہ دعائیں تو لازماً پڑھی جاسکتی تھیں اس عرصہ میں۔ تو یہ ضروری نہیں کہ ہر نماز میں رسول اللہ ﷺ یہ دعا پڑھتے ہوں۔ ہو سکتا ہے آپ کی ذاتی نمازیں جو گھر پر ہوتی تھیں ان کے بعد آپؐ یہ دعا کرتے ہوں۔

نماز کے بعد کی ایک اور دعا مسلم کتاب الصلوٰۃ میں درج ہے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو ہم یہ پسند کرتے تھے کہ آپؐ کے دائیں طرف ہوں تا کہ آپ ہماری طرف اپنا چہرہ کر کے متوجہ ہوں۔ چہرہ تو آپؐ بائیں طرف بھی کیا کرتے تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ سب سے پہلا سلام جو رسول اللہ ﷺ کا ہمیں پہنچے وہ دائیں طرف چونکہ ہوتا ہے اس لئے ہم وہاں بیٹھے ہوں۔ وہ کہتے ہیں میں نبی ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنتا تھا رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْتَجْمَعُ عِبَادَکَ۔ اے میرے رب! مجھے اس روز جب تو اپنے بندوں کو مبعوث کرے گا یا جمع کرے گا اپنے عذاب سے بچانا۔

تو یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مختلف نمازوں کے بعد کئی مختصر دعائیں پڑھا کرتے تھے، کبھی کوئی کبھی کوئی۔ تو یہ جو ہے کہ ہر نماز کے بعد یہ درست نہیں۔ ہر نماز کے بعد تو اور بہت سی دعائیں قطعیت کے ساتھ ثابت ہیں۔ پس ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔

ایک روایت الترمذی کتاب الصلوٰۃ سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ اب یہ رات کے وقت صرف بیان کیا گیا ہے۔ اب سارے مسلمان جانتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے پہلے ہمیشہ یہ دعا کیا کرتے تھے۔ تو مختلف راویوں نے مختلف وقتوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپؐ کی دعائیں سنیں اور جس نے رات کو دیکھا وہ یہی سمجھتا رہا کہ رات کو کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آنحضور ﷺ ہر نماز میں بلا استثناء یہ دعا نیت کے بعد کیا کرتے تھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ۔ پھر آپ پڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔ اب یہ بھی سننے والے نے اسی طرح سنا ہو گا مگر رسول اللہ ﷺ کا دستور نہیں تھا کہ ہمیشہ یہی پڑھا کرتے۔ پھر آپ پڑھتے میں مردود شیطان سے اور اس کے وساوس سے اور اس کے نفخ و نفس سے سمیع علیم اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

ایک حدیث سنن النسائی کتاب قیام اللّیل وتطوع النھار میں درج ہے۔ حضرت عاصم بن حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ آنحضرت ﷺ قیام اللیل کی ابتداء میں کیا پڑھا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تجھ سے پہلے کبھی کسی نے نہیں پوچھی۔ قیام اللیل سے پہلے آنحضرت ﷺ دس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور دس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے اور دس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتے اور دس دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے اور دس دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے اور یہ دعا کرتے کہ اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق دے اور مجھے تندرستی عطا فرما۔ میں قیامت جگہ کی تنگی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اب یہ نماز سے پہلے کی دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نیت باندھنے سے پہلے دعائیں کیا کرتے تھے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، جو رسول اللہ ﷺ اپنے لئے دعا مانگتے تھے وہی حضرت عائشہؓ نے ہمیں یہ کہہ کر سکھائی ہے کہ پوچھنے والے سے پہلے کسی نے یہ نہیں پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کی نیت باندھنے سے پہلے کیا پڑھا کرتے تھے۔ پس یہ وہ دعائیں ہیں جو رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

ایک حدیث ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی کہ آنحضرت ﷺ رات کے وقت قرآن کریم کے سجدوں میں یہ پڑھا کرتے تھے۔ 'میرے چہرہ نے سجدہ کیا اس ذات کو جس نے

قرارداد تعزیت بروفات مکرمہ امۃ القدیر شاکرہ صاحبہ

مورخہ ۲۸ جون ۲۰۰۰ء کو یہ خبر بہت ہی افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ لجنہ اماء اللہ قادیان کی سیکرٹری ناصرات مکرمہ امۃ القدیر شاکرہ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدوس صاحب ایک اپریشن کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ موصوفہ کئی سال تک لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال رہی ہیں اور سیکرٹری ناصرات کے طور پر لجنہ اماء اللہ کے تحت خدمات دینیہ کرنے کی توفیق پائی۔ موصوفہ خوش مزاج حلیم طبیعت کی مالک تھیں بچوں سے بہت پیار کرتی تھیں۔ کام میں مستقل مزاجی رکھتی تھیں ان کی اچانک وفات سے ہم سب کو بہت صدمہ ہوا ہے تاہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہم سب راضی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(منجانب عہدیداران لجنہ اماء اللہ قادیان و سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ قادیان)

اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں'۔ اب سجدوں کے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے جب کہتے ہیں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تو رب وہ ہے جس نے بہترین تربیت کر کے بلند تر مقامات تک پہنچایا۔ کس طرح خاک کو خدا تعالیٰ نے حیرت انگیز طور پر اٹھایا اور آنکھیں بنائیں اور ہونٹ بنائے اور کان بنائے۔ یہ ساری چیزیں رب الاعلیٰ کے اندر ہی مخفی ہیں اور اسی پر غور کیا جائے تو یہ ساری باتیں کھل جاتی ہیں۔

الترمذی کتاب الصلوٰۃ میں ایک حدیث حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں۔ وتروں میں جو دعائے قنوت ہے یہ وہ نہیں ہے۔ یہ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مجھے دعائیہ کلمات سکھائے جنہیں میں وتروں میں پڑھتا ہوں یعنی حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وتروں میں پڑھتے ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت دے اور جن لوگوں کو تو نے صحت و عافیت عطا فرمائی ہے ان کے ساتھ مجھے بھی صحت و عافیت عطا فرما اور جن کا تو ولی ہو گیا ہے ان کے ساتھ میرا بھی ولی بن جا اور جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں برکت عطا فرما اور جس بات کا تو نے فیصلہ فرما رکھا ہے اس کے شر سے مجھے بچا۔ یقیناً تو ہی فیصلہ کی قدرت رکھتا ہے اور تیری مرضی کے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا اور جس کا تو ولی بن جائے وہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ اے ہمارے رب! تو بہت برکتوں والا اور بہت بلند ہے۔

اب میں آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

"موٹی بات ہے کہ قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک رب اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے۔ اور یا یہ کہ خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اسی کی عظمت اور اسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ و استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے"۔ (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۸ بتاریخ ۲۴/اکتوبر ۱۹۰۷ء)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام نے مسلمانوں پر فرض کی اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں۔ ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ کی طرف رجوع ہو کر توحید پر پختگی حاصل ہو کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مُرادوں کا دینے والا صرف خدا ہے"۔

پس نمازوں کے بیچ میں بھی یہی فکر انسان کو دامنگیر رہے اور نمازوں کے دوران بھی کہ ہماری سب مرادیں صرف ایک خدا سے پوری ہوں گی۔

"دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو"۔ اور کامل یقین ہو کہ میں جو دعائیں کرتا ہوں وہ ضرور اللہ کے حضور مقبول ٹھہریں گی۔

"تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شاملِ حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے"۔ اب 'کسی اور رنگ میں عنایتِ الٰہی شامل ہو' سے مراد یہ ہے کہ بعض دفعہ دعائیں من و عن اسی طرح قبول نہیں ہوا کرتیں جیسا کہ انسان مانگتا ہے اور حکم یہ ہے کہ پورے یقین کے ساتھ مانگے۔ تو مراد یہ ہے کہ اگر اللہ کی شان یہ چاہے اللہ کی حکمت بالغہ یہ پسند کرے کہ جو چیز مانگی جا رہی ہے وہ اس کے لئے درست نہیں اُس صورت میں کسی اور رنگ میں اللہ تعالیٰ کی عنایت شامل ہو یعنی یقین کامل جو ہے وہ بہر حال ہے وہ پورا ہو کے رہے گا۔ اللہ کی طرف سے اس کی دعائیں اور رحمتوں اور اَور رنگ میں مقبول ہو جائیں گی جو اس کے لئے بہتر ہیں۔ تو اس صورت میں علم اور حکمت ترقی کرے۔ اس پہ غور کرے کہ خدا نے کیوں مجھے اس دعا کی مقبولیت کی بجائے جو میں نے مانگی تھی کچھ اور دیا ہے تو اس کو حکمت سمجھ آجائے گی اور اس کا علم اس سے بہت ترقی کرے گا۔

"چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رؤیا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے"۔ (ایام الصلح)۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ الہاماً یہ بتا دیتا ہے رؤیا کے ذریعہ خوشخبری دیتا ہے کہ ایسا ہو کے رہے گا۔ جب وہ اسی طرح ہو جاتا ہے تو پھر حقیقی اللہ کی معرفت ترقی کرتی ہے اور یقین سے انسان کا دل بھر جاتا ہے اور اس یقین کے نتیجہ میں پھر محبت کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور خدا کی محبت کی طرف لپکتا ہے اور پھر اسی محبت الٰہی کے نتیجہ میں ہر غیر اللہ سے انقطاع ہو جاتا ہے اور گناہوں سے نفرت ہو جاتی ہے جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔

اب آخری اقتباس ملفوظات جلد اول سے میں یہ پڑھ کے سناتا ہوں۔ "یہ سچی بات ہے کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے"۔

اب یہ یاد رکھو دعائیں بہت کرو مگر اس کے علاوہ کوئی چارہ بھی کرو جو صرف دعا کے اوپر سمجھتے ہیں کہ انحصار اس حد تک ہے کہ مجھے عمل کی ضرورت نہیں، محنت کی ضرورت نہیں تو وہ شخص جھوٹا ہے۔ اور یہ بھی اس کے نفس کا تکبر ہے کہ وہ خدا جس نے اسباب کو پیدا کیا ہے ذرائع اختیار کرنے کا حکم دیا ہے وہ اس بندے کو کوئی بہت ہی بڑا سمجھتا ہے جس کو ذریعوں کی ضرورت ہی کوئی نہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بڑا تو کوئی نہیں ہو سکتا جس سے خدا نے ایسا پیار کیا کہ کسی اور نبی سے ایسا پیار نہیں کیا اس کے باوجود آپ دعاؤں کے علاوہ سب ذرائع اختیار کرتے تھے۔ کوئی ذریعہ بھی ایسا نہیں تھا جس سے مقصد پورا ہو سکتا ہو اور آپ نے اختیار نہ کیا ہو۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "یہی معنے اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۸)۔ اب یہ بھی ایک باریک کلام ہے مطلب یہ ہے کہ اسباب کی جو توفیق ملتی ہے وہ بھی دعا سے ہی ملتی ہے تو ذریعہ اختیار کرنا ضروری ہے مگر یہ انسان سوچے کہ وہ ذریعے بھی تو خدا ہی نے مہیا کئے ہیں، جس کو اللہ ذریعہ مہیا نہیں کرتا وہ بیچارہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ تو اس کی نہ دعا رہی نہ اسباب رہے۔ پس دعا پہ حقیقی زور دو اور دعا یہ کرو کہ اللہ میری دعا کی قبولیت کے لئے مجھے وہ سچے ذرائع بھی عطا کر جن کی اتباع کے ذریعہ مجھے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔

۞۞۞......۞۞......۞۞۞

دعائے مغفرت

● - خاکسار کی اہلیہ مکرمہ امۃ القدیر شاکرہ صاحبہ بنت محترم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش کے پتہ میں پتھری تھی۔ مورخہ ۲۸-۶-۲۰۰۰ کو اپریشن ہوا۔ اپریشن کے بعد ہوش میں نہ آسکیں اور اسی حالت میں وفات پاگئیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ایک عرصہ سے لجنہ اماء اللہ قادیان کی سرگرم کارکن تھیں۔ حلقہ کی سیکریٹری مال کے علاوہ ناصرات کی سیکریٹری کی حیثیت سے بھی نہایت خلوص اور جانفشانی سے کام سرانجام دیتی تھیں۔ خاکسار کے ساتھ متعدد مرتبہ علاقہ پنجاب وراجستھان کے مضافات ذہی علاقوں میں تبلیغی و تربیتی دورہ کرتی تھیں دعوۃ الی اللہ کے کام میں بہت خوش ہوتیں۔

مرحومہ نیک سیرت ملنسار اور کئی خوبیوں کی مالک تھیں۔ صبر و تحمل خوش خلقی مہمانوازی قناعت دلداری کے اوصاف سے مرصع تھیں۔ احباب کرام سے مرحومہ کی مغفرت بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اس موقعہ پر خاکسار کے بہت سے دوستوں اور عزیزوں نے محبت بھرے خطوط اور بذریعہ فون ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزاء خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ (آمین)

(عبد القدوس کارکن وقف جدید قادیان)

● - افسوس میرے بڑے بھائی حبیب احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبد اللہ کوڈالی ۲-۵-۲۰۰۰ کو اچانک وفات پاگئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ میرے بھائی کا ایک بڑا لڑکا چند سال قبل دبئی میں دل کا دورہ پڑنے سے اچانک فوت ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ ایک لڑکا انور احمد ہے۔ اور دو لڑکیاں بھی یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک بڑی لڑکی زینب اہلیہ ڈاکٹر منصور احمد صاحب سابق امیر کیرلہ۔ دوسری زکیہ بی اہلیہ یو منصور احمد صاحب موجودہ صوبائی سیکرٹری کیرلہ ہیں مرحوم کی مغفرت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سی مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ کوڈالی کیرلہ)

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096. 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۹۹ء

نظامِ جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری

منیر احمد خادم

قابلِ احترام صدر اجلاس اور سامعین کرام

جماعت ایک ایسا بابرکت لفظ ہے جس کے تصور سے ایک واجب الاطاعت امام کا خیال دل میں گزرتا ہے جس کے فیض سے نظام اور ڈسپلن کا قیام عمل میں آتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت کے بغیر کوئی نظام نہیں اور نہ ہی نظام، جماعت کے بغیر مکمل ہوتا ہے اور جہاں نظم و ضبط اور ڈسپلن کا وجود معدوم ہو وہ مقام جہالت اور بے دینی کی آماجگاہ ہوتی ہے۔ نظامِ جماعت اور اطاعت و فرمانبرداری کے انہی پہلوؤں پر کسی قدر روشنی ڈالنے کیلئے خاکسار کو حکم ہوا ہے۔ محترم سامعین! جماعت کی تخلیق چونکہ ایک امام کے ذریعہ سے ہوتی ہے جو نہ صرف امام بلکہ واجب الاطاعت امام ہو اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فلسفہ کو یوں بیان فرمایا ہے کہ:

مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ اِمَامٍ مَاتَ مِيْتَةً الْجَاهِلِيَّةِ (مسند احمد)

ترجمہ: جو شخص بغیر امام کی شناخت کے مر جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامُ جَمَاعَةٍ فَاِنَّ مَوْتَتَهُ مَوْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ کہ جس نے اس حالت میں وفات پائی کہ اس پر کوئی امام جماعت نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

مسلمانوں نے جب تک اس فلسفہ کو یاد رکھا اور وہ ایک امام کے تابع جماعت کی شکل میں متحد رہے اتحاد و اتفاق کی تمام جسمانی و روحانی نعمتوں سے مالا مال رہے لیکن جوں ہی وہ جماعت کے نظام سے الگ ہو کر متفرق و منتشر ہو گئے اور کسی ایک امام کے تابع نہ رہے تو ان سے وہ تمام برکات چھین لی گئیں جو امام الزمان کے وجود سے وابستہ ہوتی ہیں۔

آنے والے امام مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اور اس کے ماننے والے ایک جماعت کی شکل میں منظم و متحد ہوں گے چنانچہ آنے والے کو امام مہدی بیان کر کے فرمایا الا وھی الجماعۃ کہ یاد رکھو وہ ایک مضبوط جماعت کی شکل میں ہوں گے۔

سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان نظام اور ڈسپلن کی بنیاد رکھی گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے وحشی لوگوں میں نظام و ڈسپلن کو جس رنگ میں پروان چڑھایا اس کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر کرشنا راؤ اپنی کتاب "محمد - دنیا کا سب سے عظیم انسان" میں تحریر فرماتے ہیں:

"وحشی اور غصیلے عربوں کو پیغمبر اسلام نے ایسا سیلف کنٹرول اور ڈسپلن سکھایا کہ وہ کارزار جنگ میں نماز ادا کرنے کے عادی ہو گئے۔ میدان جنگ کو بھی آپ نے یوں سنوارا کہ حکم ہوا کہ جنگ کے دوران کوئی دھوکہ دہی نہیں کرے گا کسی کا اعتماد نہ توڑے گا مردہ لاش کی بے حرمتی نہیں کرے گا کسی بچہ کو ہلاک نہیں کرے گا۔ کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹے گا۔ عبادت میں مصروف کسی سپاہی کو پریشان نہیں کرے گا۔ (صفحہ ۴)

ایک غیر مسلم سکالر کا یہ حوالہ خاکسار نے محض اس لئے پیش کیا ہے تا کہ دکھاؤں کہ عام اور خوشحال زندگی میں تو ڈسپلن اور نظام کا قیام تو کوئی مشکل بات نہیں لیکن اگر مشکل حالات میں بھی نظام کی رُوح قائم رہ جائے تو اصل ڈسپلن وہ ہے اور یہ ڈسپلن دراصل اطاعت کی باریک در باریک راہوں کے ذریعہ قائم ہوتا ہے اور یہ اطاعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کردہ امام کی جماعت کو ہی نصیب ہوتی ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اطاعت کرنے والوں میں شرح صدر اور نیکی کا اعلیٰ معیار قائم فرما دیتا ہے۔

قبل اس کے کہ اس مضمون کو آگے بڑھاؤں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں اطاعت اور اس کے اعلیٰ معیار پر کسی قدر روشنی ڈالی جائے۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی و رسول کی بعثت کی اغراض میں سے ایک عظیم غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کر کے اپنے مقصد زندگی کو پالیں فرمایا۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (النساء-۶۵)

اور ہم نے کوئی رسول بھی سوائے اس غرض کے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے نہیں بھیجا اور جب انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اگر وہ اس وقت تیرے پاس آتے (یعنی نافرمانی سے نکل کر اطاعت کرتے)۔ اور اللہ سے بخشش چاہتے اور رسول بھی ان کے حق میں بخشش طلب کرتا تو وہ ضرور اللہ کو بہت شفقت کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا پاتے۔

اسی طرح رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیتے ہوئے فرمایا:-

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (النساء:۸۱)

جو رسول کی اطاعت کرے (تو سمجھو کہ) اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو لوگ پیٹھ پھیر گئے تو (یاد رہے کہ) ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

اس فرمان خداوندی کی سرور کائنات حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں وضاحت فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:

مَنْ اَطَاعَنِىْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِىْ فَقَدْ اَطَاعَنِىْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِىْ فَقَدْ عَصَانِىْ۔ (بخاری کتاب الاحکام)

کہ جس نے میری فرمانبرداری کی سمجھو تو اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ پس قرآن مجید کے ذریعہ قائم فرمودہ نظام جماعت میں اطاعت کا منتہا ذات باری تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے۔ امیر کی اطاعت کو رسول کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت قرار دیا گیا ہے اور یہ اطاعت ہر حال میں لازمی قرار دی گئی ہے۔ اُن معاملات میں بھی جو انسان کے پسندیدہ ہوں اور ان معاملات میں بھی جو انسان کو پسند نہ ہوں۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ (بخاری کتاب الاحکام باب کیف یبایع الامام الناس)

کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ آپ کی ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ ایسی بات ہو جو ہمیں پسند ہو یا ایسی بات ہو جو ناپسند ہو۔ خواہ دنیوی فائدہ ہو یا نقصان ہو۔ ایسے لوگ جو محض دنیوی فوائد کی خاطر بیعت اطاعت کرتے ہیں ان کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے امام وقت کی محض دنیوی فائدوں کی خاطر بیعت کی اگر امام اس کے غرض کی خاطر فائدہ دیتا ہے تو وہ اطاعت و فرمانبرداری کرتا ہے ورنہ عہد اطاعت کو توڑ دیتا ہے فرمایا اللہ ایسے انسان سے قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا۔ اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ (بخاری)

پس اسلامی اطاعت کا معیار یہ ہے کہ

۱- اطاعت کرنے والا صرف امیر یا خلیفہ یا رسول کی اطاعت نہیں کرتا بلکہ اللہ کی رضامندی کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ سب اطاعتیں اللہ کی اطاعت سمجھتا ہے۔

۲- دوسرے ہر حالت میں خواہ پسند ہو یا ناپسند اطاعت کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھتا ہے۔

۳- پسندیدہ اور ناپسندیدہ بات کے علاوہ پسندیدہ اور ناپسندیدہ امیر ہر دو کی اطاعت کرتا ہے۔ اس کی مثال دیتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اِسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ كَاَنَّ رَاْسَهٗ زَبِيْبَةٌ۔ (بخاری کتاب الاحکام)

یعنی امیر کی سنو اور اس کا حکم مانو خواہ تم پر ایک حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے جس کا سر منقے کے دانے جتنا چھوٹا ہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

مَنْ رَاٰى مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَكَرِهَهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُّفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

کہ جو اپنے امیر میں کوئی ناپسند بات دیکھے تو چاہئے کہ صبر کرے کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے بالشت برابر بھی جدا ہوگا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

۴- چوتھے یہ کہ اطاعت کا یہ سفر زندگی میں کسی مقام پر ختم نہیں ہوگا بلکہ مرتے دم تک رہے گا۔ اور انہی چار چیزوں کے مجموعے کا نام بیعت ہے۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو بیعت اطاعت کی دس شرائط بیان فرمائی ہیں ان میں سے آخری شرط یہی ہے۔ فرمایا

"یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔"

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جس نظام جماعت کا قیام آپ کے وجود باجود اور پھر آپ کے خلفائے راشدین کے ذریعہ ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس کا مکمل عکس سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفائے عظام کے دور سعید میں بھی جاری و ساری ہے۔

اس تمہید کے بعد خاکسار جماعت احمدیہ

میں موجود مبارک خلافت اور اس کے زیر سایہ قائم نظام کی شاخوں پر کسی قدر تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کرے گا تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہماری فلاح بہبود کیلئے وہ کونسا مکمل نظام ہے جس کی کامل اطاعت و فرمانبرداری ہمارے ذمہ ہے۔

خلافتِ احمدیہ

خلافتِ احمدیہ اس دَور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نظام جماعت احمدیہ کی وہ آخری اور فائنل اتھارٹی ہے جس کے مبارک وجود سے آگے نظام جماعت کی مختلف شاخیں پھوٹتی ہیں اور یہ نظام خلافت دراصل اس سابقہ خلافتِ راشدہ کا تسلسل ہے جو آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت علیٰ منہاجِ نبوت کی شکل میں قائم ہوا تھا۔ اس نظام خلافت کی اطاعت و فرمانبرداری دراصل اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری ہے جس کے ساتھ تمام برکات و فیوض وابستہ ہیں خلافت کی مکمل اطاعت و فرمانبرداری سے دین کو مضبوطی حاصل ہوتی ہے اور جب کبھی بھی قومی اعتبار سے خوف کی حالت آتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو محض اپنے فضل سے امن میں بدل دیتا ہے۔ اسی مبارک خلافت کی برکت سے جماعت میں اجتماعی طور پر عبادت الٰہی کا قیام جاری ہے جس سے شرک و بدعات کی رسوم کوسوں دُور بھاگتی ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ان برکات کا ذکر کر کے صاف فرمایا ہے کہ جو لوگ ایسی بابرکت خلافت کا انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیئے جائیں گے اور ہمیشہ بے برکتی اور نحوست کا منہ دیکھیں گے چنانچہ اس کی واضح مثال بھی جماعت احمدیہ میں موجود ہے مَیں اس موقع پر اس کی تفصیل میں جائے بنا صرف اس قدر عرض کروں گا کہ خلافت احمدیہ کی بیعت کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے خلافت احمدیہ کی بیعت نہیں کی خود ہی اپنا امتیاز کرلیں۔

خلفاء کے تقرر اور ان کے مقام کے متعلق اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ خلافت کا منصب کسی صورت میں ورثہ میں نہیں آسکتا بلکہ یہ ایک مقدس امانت ہے جو مومنوں کے انتخاب کے ذریعہ جماعت کے قابل ترین شخص کے سُپرد کی جاتی ہے اور چونکہ نبی کی جانشینی کا مقام ایک نہایت نازک اور اہم روحانی مقام ہے اس لئے اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ گو بظاہر خلیفہ کا انتخاب لوگوں کی رائے سے ہوتا ہے مگر اس معاملہ میں خدا تعالیٰ خود آسمان سے نگرانی فرماتا ہے اور اپنے تصرفِ خاص سے لوگوں کی رائے کو ایسے رستہ پر ڈال دیتا ہے جو اس کے منشاء کے مطابق ہو اس طرح گو بظاہر خلیفہ کا تقرر انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتا ہے مگر دراصل اس انتخاب میں خدا کی مخفی تقدیر کام کرتی ہے اور اسی لئے خدا نے خلفاء کے تقرر کو خود اپنی طرف منسوب کیا ہے اور فرمایا ہے کہ خلیفہ ہم خود بناتے ہیں.... پھر جب ایک شخص خدائی تقدیر کے ماتحت خلیفہ منتخب ہو جاتا ہے تو اس کے متعلق اسلام کا حکم یہ ہے کہ تمام مومن اس کی پوری پوری اطاعت کریں اور خود اس کیلئے یہ حکم ہے کہ وہ تمام اہم اور ضروری اُمور میں مومنوں کے مشورہ سے کام کرے اور گو وہ مشورہ پر عمل کرنے کا پابند نہیں۔ (سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۰۷-۳۰۸)

پس حقیقت یہ ہے کہ خلافتِ احمدیہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جان ہے وہی ہے جو ہماری روحانی ترقیات کی ضامن ہے وہی ہے جو غریبوں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں کی رکھوالی ہے اور آج کے دَور میں اس کے ہاتھوں نہ صرف مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی بھلائی کا راز مضمر ہے اور یہی وہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ذریعہ آج تمام دنیا میں ایک نئے نظام نئے آسمان اور نئی زمین کی بنیاد ڈالی گئی ہے۔

خاکسار اب خلافت احمدیہ کی برکتوں کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ میں جاری بابرکت نظام کی کچھ اور شاخوں پر کسی قدر روشنی ڈالے گا۔

مجلس شوریٰ

سامعین کرام! خلافت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو مجلس شوریٰ کا اسلامی نظام بھی عطا فرمایا ہے۔ مجلس شوریٰ عالمگیر تو خلیفہ وقت کی زیر صدارت منعقد ہوتی ہے اور ملکی و صوبائی مجالس مشاورت یا ذیلی تنظیموں کی مجالس مشاورت آپ کے قائم کردہ نمائندوں کے ذریعہ منعقد ہوتی ہیں جن میں جماعت کے تعلیمی تربیتی تبلیغی اور مالی اُمور سے متعلق اور تمام دنیا کی فلاح و بہبود کے متعلق مشورہ جات ہوتے ہیں۔ مجلس شوریٰ عالمگیر ہو یا ملکی اس کے تمام مشورے محض ایک مشورہ ہوتے ہیں اُن پر آخری فیصلہ خلیفۃ المسیح کی منظوری سے ہوتا ہے۔ بعض دفعہ خلیفہ وقت مجلس شوریٰ کے مشوروں کو رد فرما کر اپنی طرف سے کوئی فیصلہ صادر فرمادیتے ہیں اور پھر نہ صرف اراکین شوریٰ بلکہ ساری جماعت بعض دفعہ تو اُسی وقت محسوس کر لیتے ہیں کہ دراصل جو فیصلہ خلیفۃ المسیح نے صادر فرمایا ہے حقیقی اور درست فیصلہ یہی ہے اور بعض دفعہ اس فیصلہ کی افادیت اگر فوری نہیں تو کچھ وقت کے بعد ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہے اور جماعت کی سو سالہ تاریخ اس پر شاہد ناطق ہے۔ پس جماعت احمدیہ اس کامل یقین پر قائم ہے کہ خلیفہ وقت اللہ کے نور سے فیصلہ فرماتے ہیں۔

صدر انجمن احمدیہ

خلافت احمدیہ اور مجلس مشاورت کے بعد صدر انجمن احمدیہ جماعت کا ایک سب سے بڑا تنظیمی ادارہ ہے۔ جس کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۶ء میں قائم فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے زمانۂ مبارک میں صدر انجمن میں کئی شعبوں کا اضافہ کیا گیا۔ صدر انجمن احمدیہ کے درج ذیل شعبے ہیں۔ ہر شعبے کے نگران کو ناظر کہا جاتا ہے اور پوری انجمن کی نگرانی کیلئے ناظر اعلیٰ ہوتے ہیں۔ دیگر نظارتوں میں ناظر تعلیم ناظر دعوت و تبلیغ، ناظر نشر و اشاعت، ناظر بیت المال آمد و خرچ ناظر اُمور عامہ وغیرہ شامل ہیں جو علی الترتیب پورے ملک کی تعلیم تبلیغ نشر و اشاعت مالی اُمور اور خدمت خلق کے اُمور کی نگرانی کرتے ہیں۔ بھارت کے علاوہ پاکستان میں بھی الگ سے صدر انجمن احمدیہ قائم ہے۔ دیگر ممالک میں امراء کے نظام کے تحت یہی کام ہو رہا ہے۔ اسی طرح ہر ملک میں ملکی اُمراء کے تحت صوبائی اُمراء اور شہروں دیہاتوں میں لوکل امراء و صدر صاحبان اور ان کی مجالس عاملہ قائم ہیں جو اپنے اپنے مفوضہ اُمور اطاعت و فرمانبرداری کے جذبہ کے تحت نہایت خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں۔ اس طرح چھوٹے سے چھوٹے دیہات سے لے کر کل عالم تک یہ مربوط نظام نہایت مستعدی سے جاری ہے۔

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ۱۸۹۱ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت ہم ایک سو آٹھ ویں جلسہ سالانہ میں شامل ہیں اس جلسہ کی نگرانی کیلئے بھی الگ سے پورا نظام قائم ہے جو عرصہ سو سال سے طوعی طور پر خدمات بجا لا رہا ہے۔ جس میں جماعت کے چھوٹے بڑے بغیر کسی امتیاز کے جو خدمت بھی سُپرد کی جائے نہایت خوشدلی سے سرانجام دیتے ہیں۔ جلسہ سالانہ کے نگران کو افسر جلسہ سالانہ اور سٹیج کے تمام اُمور کے نگران کو افسر جلسہ گاہ کہا جاتا ہے ان ہر دو افسران کے تحت کئی شعبے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی ضیافت اور علمی پروگراموں کی تیاری اور ان کے نشر کے سلسلہ میں قائم ہیں۔

ذیلی تنظیمیں

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ کے دست و بازو کے طور پر جماعت میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور سے مرد و زن اور عمروں کے اعتبار سے ذیلی تنظیمیں اپنے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ چنانچہ ۴۰ سال سے اُوپر کے مردوں کی تنظیم کا نام مجلس 'انصار اللہ' ہے ۱۵ سے ۴۰ سال کے نوجوانوں کی تنظیم کا نام مجلس خدام الاحمدیہ ہے اور ۷ سال سے ۱۵ سال تک کے بچوں کی تنظیم جو مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی کام کرتی ہے مجلس اطفال الاحمدیہ کہلاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کی بھی دو ذیلی تنظیمیں ہیں بڑی عمر کی احمدیہ مستورات کی ذیلی تنظیم کا نام لجنہ اماء اللہ ہے جبکہ چھوٹی عمر کی بچیاں ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کی ممبر کہلاتی ہیں۔ ان تمام تنظیموں کے اپنے اپنے لائحہ عمل ہیں جن میں ذیلی تنظیموں کے تعلیمی و تربیتی پروگرام درج ہیں اور جن کے ذریعہ بالخصوص بلا امتیاز مذہب و ملت خدا تعالیٰ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کی جاتی ہے۔ ہر تنظیم اپنا الگ چندہ ممبری وصولی کرتی ہے اور سال میں ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کی طرز میں ملکی و صوبائی سالانہ اجتماعات بھی منعقد کرتی ہے۔

تحریک جدید

یہ وہ عالمگیر تبلیغی و تربیتی ادارہ ہے جس کی بنیاد جماعت احمدیہ کی اس مخالفت کے نتیجہ میں پڑی جس کا منصوبہ مجلس احرار نے بنایا اور جسے حکومتِ انگریزی کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اس تحریک کی بنیاد ۱۹۳۴ء میں رکھی گئی جس کے ذریعہ بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور اشاعتِ اسلام کا جال پھیلایا گیا اس مبارک تحریک کے ذریعہ جماعت احمدیہ اب تک دنیا کے ۱۶۴ ملکوں میں پھیل چکی ہے۔ اس تحریک کے تحت بھی تعلیم و تبلیغ کے کئی شعبے قائم ہیں جس کے نگرانوں کو وکیل کہا جاتا ہے جو بیرون ممالک کے سکولوں، ہسپتالوں اور مبلغین کی نگرانی کرتے ہیں۔ تحریک جدید کا بھی اپنا الگ چندہ ہے۔ جو ہر ممبر اپنی حیثیت کے مطابق ادا کرتا ہے۔ اب تک تحریک جدید کے چار دفاتر بفضلہٖ تعالیٰ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے نتیجہ میں اب احمدی اپنے اُن مرحوم رشتہ داروں کی طرف سے بھی چندہ ادا کر رہے ہیں جو اس تحریک کے اوّل المجاہدین تھے۔ اب اس تحریک کا چندہ بھی کروڑوں میں پہنچ چکا ہے۔

باقی

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

شریف جیولرز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
☎ دوکان: 0092-4524-212515
رہائش: 0092-4524-212300
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

بقیہ: رپورٹ دورہ انڈونیشیا از صفحہ نمبر ۲

اس کے بعد ڈنر کا اہتمام تھا جس میں جلسہ کے کارکنان و کارکنات، باہر سے آنے والے تمام مہمان شامل ہوئے۔ حضور انور کے ساتھ ان تمام احباب نے کھانا کھایا۔

☆......رات آٹھ بجے مرکز پارنگ سے روانہ ہو کر ساڑھے نو بجے جکارتہ آمد ہوئی۔ رات قیام جکارتہ میں رہا۔

۳/جولائی بروز سوموار: صبح پونے پانچ بجے نماز فجر جکارتہ کی سنٹرل مسجد الھدایة میں پڑھائی۔ ساڑھے بارہ بجے جکارتہ کے Sukarno Hatta Airport روانگی ہوئی۔ ایک بجکر چالیس منٹ پر Garuda Indonesian Airline کے ذریعہ پاڈانگ (Padang) (سماٹرا) روانگی ہوئی۔ ایک گھنٹہ چالیس منٹ کی پرواز کے بعد جہاز پاڈانگ کے Tabing Airport پر اترا۔ ائرپورٹ پر صدر جماعت، مبلغین اور احباب جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور ائرپورٹ سے رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

☆......ساڑھے چار بجے حضور انور نے مسجد مبارک پاڈانگ میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

☆......نماز کے بعد حضور انور نے ڈیڑھ ہزار سے زائد افراد کو شرف مصافحہ بخشا۔ لوگ حضور انور کے ہاتھوں کو چومتے اور سسکیاں لے کر روتے۔ مردوں سے مصافحوں کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے۔ جونہی مستورات کی نگاہ حضور انور کے چہرہ پر پڑی تو وفور جذبات سے سبھی رو پڑیں۔ ان کے رونے کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ بڑا ہی روح پرور منظر تھا۔ حضور انور نے بچوں سے پیار کیا، اپنے ساتھ لگایا، گود میں بٹھایا اور قریباً پون گھنٹہ حضور انور ان میں رونق افروز رہے اور ان سے باتیں کرتے رہے۔ ساڑھے چھ بجے نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور پھر مجلس عرفان ہوئی جو رات ۹ بجے تک جاری رہی۔ رات قیام پاڈانگ میں ہی تھا۔

۴/جولائی بروز منگل: صبح پانچ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور نے نماز فجر مسجد مبارک پاڈانگ میں پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور اس مقام پر تشریف لے گئے جہاں حضرت مولوی رحمت علی صاحب مرحوم کا مکان تھا جو ایک معجزانہ نشان کے طور پر آگ سے محفوظ رہا تھا۔ آج کل یہاں بازار ہے اور مارکیٹ بن چکی ہے۔ حضور انور نے ان کے مکان والی جگہ پر کھڑے ہو کر بڑی پر سوز دعا کی۔ ساتھ جانے والے احباب حضور انور کے ساتھ دعا میں شامل ہوئے۔

دعا سے قبل حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آگ کس طرف سے شروع ہوئی تھی اور اس کا رخ کس طرف تھا۔ اس پر مقامی احباب نے اس کی نشاندہی کی کہ فلاں طرف سے شروع ہوئی تھی اور تمام مکانات جلا کر یہاں تک پہنچی تھی۔ دعا کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆......صبح پونے آٹھ بجے حضور انور مغربی سماٹرا کے وائس گورنر سے ملاقات کے لئے گورنر ہاؤس تشریف لے گئے۔ یہ ملاقات پندرہ منٹ جاری رہی۔

☆......ساڑھے گیارہ بجے حضور انور مسجد مبارک تشریف لے گئے جہاں واقفینِ نو بچوں کے ساتھ پروگرام ہوا۔ ایک بچہ اپنی تقریر کے دوران مسلسل روتا رہا اور اس نے سب سننے والوں کو بھی رلا دیا۔ حضور انور کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔

☆......اس کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی۔ ساٹھ افراد نے حضور انور ایدہ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ بیعت کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

☆......شام چھ بجے حضور انور مسجد مبارک تشریف لے گئے اور ان تمام لوگوں کو شرف مصافحہ بخشا جو کل مصافحہ نہیں کر سکے تھے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لے گئے اور کچھ دیر کے لئے ان میں رونق افروز رہے۔ لجنہ سے ملاقات کے بعد حضور انور نے مکرم سفنی ظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ کے بیٹے کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد واپسی ہوئی۔

☆......شام پونے آٹھ بجے حضور انور Sedona Hotel تشریف لے گئے جہاں معززین اور پڑھے لکھے طبقہ کے ساتھ ڈنر اور مجلس سوال و جواب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ یہ سارا پروگرام بہت اچھے ماحول میں ہوا۔ بہت عمدہ سوالات کئے گئے۔ یہ مجلس رات دس بجے ختم ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ اس مجلس کی کیسٹ ان مہمانوں کو بھی دی جائے جو کسی وجہ سے اس پروگرام میں نہیں پہنچ سکے۔ رات قیام پاڈانگ میں ہی تھا۔

۵/جولائی بروز بدھ: صبح پانچ بجکر پانچ منٹ پر نماز فجر مسجد مبارک پاڈانگ میں ادا کی۔

☆......صبح پونے نو بجے گھر سے پاڈانگ کے ائرپورٹ Tabing کی طرف روانگی ہوئی۔ روانگی سے قبل حضور انور نے میزبان فیملی کے ساتھ ملاقات کی اور ان تمام خدام کو شرف مصافحہ بخشا جنہوں نے حضور انور کے پاڈانگ قیام کے دوران مختلف ڈیوٹیاں دی تھیں۔ نو بجے ائرپورٹ پر آمد ہوئی۔

☆......نو بجکر بیس منٹ پر جہاز جکارتہ کے لئے روانہ ہوا اور گیارہ بجے جکارتہ آمد ہوئی۔ اور حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

☆......تین بجے نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے حضور انور مسجد الھدایة تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور مکرم شریف لیوبس صاحب سابق امیر انڈونیشیا کے گھر تشریف لے گئے۔ ان کا گھر جکارتہ سے باہر ۳۰ کلو میٹر پر ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ۲۰ منٹ ان کے گھر میں قیام فرمایا۔ اور پھر واپس جکارتہ تشریف لائے۔ رات قیام جکارتہ میں تھا۔

۶/جولائی بروز جمعرات: صبح نو بجکر دس منٹ پر ہوٹل Sari Pan Pacific Jakarta کے لئے روانگی ہوئی۔ نو بجکر پچیس منٹ پر ہوٹل پہنچے۔ جہاں پروفیسر دوام اور دوسرے سرکردہ احباب نے حضور انور کا استقبال کیا۔

☆......ساڑھے نو بجے پروگرام تلاوت اور اس کے ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔ بعد میں پروفیسر دوام نے حضور انور کا تعارف کروایا اور حضور انور کے لیکچر کا پس منظر بیان کیا۔

بعدہ حضور انور ایدہ اللہ نے "Homeopathy" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔ سامعین میں ڈاکٹرز، پروفیسرز اور یونیورسٹی کے طلباء و طالبات شامل تھے۔ سوا بارہ بجے یہ پروگرام ختم ہوا۔ بعد میں ہوٹل میں ہی پروگرام کے آرگنائزر کی طرف سے لنچ (Lunch) دیا گیا۔ لنچ سے قبل پروفیسر دوام نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا اور ایک بار پھر لنچ میں شامل ہونے والے مہمانوں سے حضور انور کا تعارف کروایا۔

حضور انور نے جواباً پروفیسر دوام کا شکریہ ادا کیا اور حضور انور نے فرمایا کہ میں ساری دنیا کی جماعتوں کی طرف سے، جماعت احمدیہ عالمگیر کی طرف سے آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک ناممکن امر کو ممکن بنا دیا۔ آپ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ ایک ناممکن امر تھا لیکن آپ نے اسے ممکن بنا کر دکھایا اور آج میں آپ لوگوں میں موجود ہوں۔ میں دل کی گہرائیوں سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ آپ کو بے انتہا برکتوں سے نوازے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔

☆......لنچ کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ ساڑھے تین بجے مسجد الھدایة میں نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

☆......ساڑھے چھ بجے حضور انور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے لئے مسجد الھدایة تشریف لے گئے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مختلف فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ۸ بجے واپس قیامگاہ پہنچے۔ رات قیام جکارتہ میں رہا۔

بشکریہ الفضل لندن

انڈونیشیا میں Neglasari جماعت میں چائے کے باغات میں گھری ہوئی ایک خوبصورت مسجد

انڈونیشیا میں تعمیر شدہ ایک وسیع مسجد۔ بیت الرحمٰن

بھارت کی مختلف جماعتوں میں جلسہ یوم خلافت

یادگیر (کرناٹک) مورخہ ۲۷ مئی ۲۰۰۰ بروز ہفتہ مسجد احمدیہ یادگیر میں بعد نماز مغرب و عشاء جلسہ یوم خلافت محترم عبدالسلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم رفیق احمد خان صاحب کی ہوئی دوسری تقریر مکرم اُسامہ احمدی صاحب ایڈوکیٹ کی ہوئی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے صدارتی خطاب فرمایا جس میں آنمحترم نے تمام افراد جماعت کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اپنی اولادوں کو بھی نظام خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین فرمائی۔

(محمود احمد گلبرگی خادم مسجد یادگیر)

کرڈاپلی (اڑیسہ) مورخہ ۲۰۰۰۔۵۔۲۷ بعد نماز مغرب یوم خلافت کا جلسہ زیر صدارت مکرم عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت کرڈاپلی مسجد احمدیہ میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت مکرم عبدالحفیظ صاحب نے کی۔ نظم شوکت خان اور عبدالمنان صاحب قائد مجلس نے پڑھی۔ مکرم تاتار محمد صاحب۔ اسحٰق خان۔ عبدالمنان صاحب قائد مجلس۔ عبدالحفیظ صاحب۔ شیخ عبدالشکور صاحب۔ عبدالرشید خان۔ شیخ عبدالحلیم مبلغ سلسلہ نے تقاریر کیں۔ صدر اجلاس کی نصائح کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور یہ بابرکت جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

(عبدالرحمٰن صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی)

حیدرآباد:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ حیدرآباد کو زیر انتظام مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد بمقام مسجد احمدیہ جوبلی ہال جلسہ یوم خلافت محترم امیر صاحب کی زیر صدارت منعقد کرنے کی توفیق ملی (الحمد للہ) تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب مکرم حمید احمد صاحب غوری نے خلافت سے متعلق عمدہ تقاریر کیں بعدہ خاکسار نے خلافت کی ضرورت اور افادیت پر تقریر کرتے ہوئے جماعت کو خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ صدارتی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے مختلف واقعات کے حوالہ سے خلیفۂ وقت اور نظام جماعت کی اطاعت پر زور دیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو جماعت کیلئے ہر جہت سے بابرکت کرے آمین۔ (سید طفیل احمد شاہباز۔ مبلغ سلسلہ)

بھدرک (اڑیسہ) مورخہ ۲۰۰۰۔۶۔۲ بروز جمعہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بھدرک میں جلسہ یوم خلافت مکرم شیخ غلام مسیح صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مشیر احمد صاحب خادم مسجد مکرم مبارک احمد شاہ صاحب سیکرٹری تبلیغ مکرم مولوی شیخ رحمت اللہ صاحب مکرم شیخ عبدالقادر صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرک اور خاکسار کی خلافت سے متعلق مختلف عناوین کے تحت تقاریر ہوئیں صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سید فضل باری مبلغ بھدرک)

بھدرواہ (کشمیر) ۲۸ مئی ۲۰۰۰ بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ بھدرواہ میں زیر صدارت مکرم عبد الحفیظ صاحب فانی جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پہلی تقریر مکرم محمد اقبال صاحب ملک سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بھدرواہ نے کی۔ دوسری تقریر مکرم جوہرؔ حفیظ صاحب فانی نے کی۔ آپ کا عنوان تھا خلافت احمدیت کا عظیم نشان۔ جلسہ کی تیسری تقریر مکرم غلام احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ نے کی۔ آخر پر مکرم عبدالحفیظ صاحب فانی نے صدارتی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نذیر احمد منڈاشی صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ)

ہلدی پدا (اڑیسہ) مورخہ ۲۰۰۰۔۵۔۲۷ جماعت احمدیہ ہلدی پدا کی مسجد میں بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار شمس الدین خان معلم وقف جدید کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم شیخ شاہ جہان صاحب مکرم شبیر خان صاحب اور مکرم شیخ قاسم صاحب نے خلافت کے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے صدارتی تقریر میں احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ نظام خلافت سے چمٹے رہیں اور خلیفۂ وقت کی فرمانبرداری اور اطاعت کو نصب العین بنائیں۔ آخر میں خاکسار نے جتمائی دعا کرائی اور دعا کے ساتھ یہ بابرکت مجلس ٹھیک رات کے نو بجے اختتام پذیر ہوئی۔

(شمس الدین خان معلم وقف جدید)

جمشیدپور (بہار) مورخہ ۲۷ مئی بروز ہفتہ شام ۵ بجے جماعت احمدیہ جمشیدپور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت مکرم و محترم مولوی محمد انور احمد صاحب مبلغ سلسلہ جمشیدپور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ محترم سید جاوید انور صاحب اور محترم فضیل احمد صاحب نے "خلافت کی ضرورت اور اہمیت" "خلافت راشدہ کی برکات" کے عنوانات پر تقریریں کیں۔ آخر میں محترم صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں خلافت کی اہمیت اور اس سے وابستگی کی برکات اور اطاعت خلافت پر زور دیا دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(سید فریدالدین شاہ قادری)

بنگلور: مورخہ ۲۸ مئی ۲۰۰۰ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ بنگلور میں مکرم محمد شفیع اللہ صاحب صوبائی امیر و امیر مقامی بنگلور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم قریشی عظمت اللہ صاحب، مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب، مکرم برکات احمد سلیم صاحب، مکرم شارق مجید صاحب اور خاکسار نے خلافت سے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ بنگلور)

بقیہ صفحہ: (۱)

نے دُعا کی کہ "اس لئے میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اسی قسم کا اخلاص اور صدق عطا کرے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان کو عزیز نہ سمجھیں"۔

ایک مختصر دُعا حضور پُرنور نے یہ بیان فرمائی "الٰہی میرے سلسلے کی ترقی ہو اور تیری نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو"۔ ایک اور دعا حضور نے بیان فرمائی "اب میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو اور تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے رب سے تمہیں ملے۔

اصلاح امت محمدیہ کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی ایک دُعا حضور پُرنور نے بیان فرمائی جس کا ترجمہ اس طرح ہے۔ اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح فرما اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما اے اللہ ہم پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکات نازل فرما اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں اور برکتیں اور سلام بھیج۔

حضور پُرنور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے درثمین میں اشعار میں بکثرت دُعائیں مانگی ہیں چند اشعار آپ نے بیان فرمائے۔

اس دیں کی شان و شوکت یارب مجھے دکھادے
سب جھوٹے دیں مٹادے میری دُعا یہی ہے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے
اے خدا کمزور ہیں ہم اپنے ہاتھوں سے اُٹھا
ناتواں ہم ہیں ہمارا خود اُٹھالے سارا بار

ساری دنیا میں قیام توحید کیلئے دُعا:

اے قادر خدا اے اپنے بندوں کے رہنما جیسا تو نے اس زمانے کو صنائع جدیدہ کے ظہور و عروج کا زمانہ ٹھہرایا ہے ایسا ہی قرآن کریم کے حقائق و معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانے کو اپنی طرف اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے کفر اور شرک بہت بڑھ گیا اور اسلام کم ہو گیا اب اے کریم مشرق و مغرب میں توحید کی ہوا چلا اور آسمان پر جلد تر نشان نازل کر اے رحیم تیرے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں اے ہادی تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے مبارک وہ دن جس میں تیرے انوار ظاہر ہوں مبارک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے تَوَکَّلْنَا عَلَیْکَ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِکَ وَاَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ ہم نے تجھ پر توکل کیا اور سوائے تیرے کسی میں کوئی قوۃ اور طاقت نہیں اور تو بہت بلند شان اور عظمت والا ہے۔

ایک دُعا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حضور پُرنور نے یہ بیان فرمائی آپ دُعا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے کوئی توفیق حاصل نہیں سوائے اللہ کے فضل کے اور اے میرے رب میری زبان پر حق جاری فرمادے اور ہم پر حق کھول دے اور ہمیں کھلی کھلی صداقت کی طرف رہنمائی کر۔

بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے دعا:

اے خداوند کریم تمام قوموں کے مستعد دلوں کو ہدایت بخش کہ تا تیرے رسول مقبول افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیرے کامل و مقدس کلام قرآن شریف پر ایمان لاویں اور اس کے حکموں پر چلیں تا ان تمام سعادتوں، برکتوں اور حقیقی خوش حالیوں سے متمتع ہو جائیں کہ جو سچے مسلمان کو دونوں جہانوں میں ملتی ہیں اور اس جاویدانی ذات اور حیات سے بہرہ ور ہوں کہ جو نہ صرف عقبیٰ میں حاصل ہو سکتی ہے بلکہ سچے راستباز اسی دنیا میں اس کو پاتے ہیں بالخصوص قوم انگریزی جنہوں نے ابھی تک اس آفتاب صداقت سے کچھ روشنی حاصل نہیں کی اور جس کی شائستہ مہذب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے احسانات اور دوستانہ معاونت سے ممنون کر کے اس بات کیلئے دلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کے دین و دنیا کیلئے دلی جوش سے بہبودی و سلامتی چاہیں تا ان کے گورے و سفید جس طرح دنیا میں خوبصورت ہیں آخرت میں بھی منوّر و نورانی ہوں۔ اس دُعا کے آخر پر جو عربی عبارت ہے اس کا ترجمہ حضور پُرنور نے اس طرح بیان فرمایا ہم اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت میں ان کی بھلائی کے طلبگار ہیں اے اللہ ان کو ہدایت دے اور اپنی خاص روح سے ان کی تائید فرما اور اپنے دین کا بہت زیادہ حصہ ان کو عطا کر اور اپنی قوّت طاقت سے ان کو اپنی طرف کھینچ لے تاکہ وہ تیری کتاب اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں اور اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوں۔

دشمنوں کی ہدایت کیلئے منظوم دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دشمنوں کی ہدایت کیلئے اپنے منظوم کلام میں اس طرح دُعا مانگی۔

اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلادے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
خاکساری کو ہماری دیکھ اے دانائے راز
کام تیرا کام ہے ہم ہوگئے اب بے قرار
اِک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ اور بچار
گو وہ کافر کہہ کے ہم سے دور تر ہیں جا پڑے
ان کے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین و دلفگار
ہم نے یہ مانا کہ ان کے دل ہیں پتھر ہوگئے
پھر بھی پتھر سے نکل سکتی ہے دین داری کی نار
کیسے ہی وہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں ناامید
آیت "لَا تَیْئَسُوْا" رکھتی ہے دل کو استوار
پیشہ ہے رونا ہمارا پیش رب ذوالمنن
یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

تکذیب کے بعد دُعائے مدد اور نصرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مخالفین اور اقارب کی بدزبانی سے تنگ آکر میں

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N61/57

Subscription
Annual Rs/200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea : 10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)

(0091) 01872-70757
01872-71702
FAX:(0091) 01872-70105

Vol - 49 Thursday 10 th August 2000 Issue No :32

نے اپنے دروازے بند کئے اور اپنے رب وہاّب سے دُعا کی اور اپنے آپ کو اس کے سامنے ڈال دیا اس کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر گیا اور یہ عرض کی اے میرے رب اپنے بندے کی نصرت فرما اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رُسوا کر اے میرے رب میری دُعا سن اور اسے قبول فرما کب تک تجھ سے اور تیرے رسول سے تمسخر کیا جاتا رہے گا اور کس وقت تک یہ تیرے کلام کو جھٹلاتے اور تیرے نبی کے حق میں بدکلامی کرتے رہیں گے اے ازلی ابدی خدا میں تیری رحمت کا واسطہ دیکر تیرے حضور فریاد کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فارسی اشعار میں سے ایک دُعا حضور پُر نور نے بیان فرمائی۔

ترجمہ: اے زمین و آسمان کے مالک اے میرے خدا تو ہی اپنے گروہ کی ہر بلا سے پناہ گاہ ہے اے رحیم اے دستگیر اے رہنما تیرے ہی قبضۂ قدرت میں فضل اور قضا ہے زمین میں سخت شور برپا ہے اے جان آفرین اپنی مخلوق پر رحم فرما اپنی جناب سے فیصلہ کن امر نازل فرما جس سے ہر قسم کے فتنے اور جھگڑے دور ہو جائیں۔ مخالفین کے حق میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مختصر دُعا اس طرح سے ہے اے مخالفو! خدا تم پر رحم کرے تمہاری آنکھیں کھولے۔ میں اس تیمار دار کی طرح جو اپنے عزیز بیمار کے غم میں مبتلا ہوتا ہے اس ناشناس قوم کیلئے سخت اندوہ گیں ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا ہمارا ہادی اور رہنما ان لوگوں کی آنکھیں کھول اور آپ اس کو بصیرت بخش اور آپ ان دلوں کو راستی اور سچائی کا الہام بخش۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پُر سوز اور درد انگیز دُعاؤں کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اب میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک جامع دُعا جو عربی میں ہے اس کا ترجمہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور وہ دُعا ہے۔

اے اللہ ہمیں ان کے فتنے سے محفوظ رکھ ان کی تہمتوں سے بری کر اور ہمیں اپنی حفاظت اور بزرگی اور خیر و بھلائی کے ساتھ خاص کر اور ہمیں اپنے علاوہ کسی اور کو نہ سونپ دینا۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک عمل کریں جس سے تو راضی ہو جائے ہم تجھ سے تیری رحمت تیرے فضل اور تیری رضا کے طلب گار ہیں اور تو تمام رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے اے میرے رب تو اپنے فضل سے میری قوت بن جا اور میری آنکھوں کا نور اور میرے دل کا سرور اور میری زندگی اور موت کا قبلہ تو ہو جا اور مجھے محبت کا شغف بخش اور ایسی محبت مجھے عطا کر کہ میرے بعد کوئی اور اس محبت میں آگے نہ بڑھ سکے اے میرے رب میری دُعا کو قبول کر اور میری خواہشیں مجھے عطا کر اور مجھے صاف کر دے اور مجھے عافیت میں رکھ اور مجھے اپنی طرف کھینچ لے اور میری خود رہنمائی کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق بخش اور مجھے پاک کر اور مجھے روشن کر دے اور مجھے سارے کا سارا اپنا بنا لے اور تو سارے کا سارا میرا ہو جا اے میرے رب میرے پاس ہر دروازے سے آ اور ہر پردے سے مجھے خلاصی دے اور ہر محبت کی شراب مجھے پلا دے اور نفسانی جوشوں اور جذبات کے وقت خود میری مدد فرما اور جدائی کی ہلاکتوں اور اندھیروں سے میری حفاظت فرما اور آنکھ جھپکنے کے برابر لمحے کیلئے بھی مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کرنا اور مجھے نفسانی برائیوں سے بچانا اور میری رفعت سبھی تیری طرف ہو اور میرا نیچے اترنا بھی تیری طرف ہو اور تو میرے وجود کے ذرّات میں سے ہر ذرّے میں داخل ہو جا اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تیرے سمندروں میں تیرتے اور تیرے انوار کے باغات میں پھرتے ہیں اور جو تیری تقدیر کے جاری ہونے پر راضی رہتے ہیں اور میرے دشمنوں کے مابین دوری کر دے اے میرے رب اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے ساتھ تو مجھے اپنا حسن دکھا اور اپنا مصفّٰی پانی مجھے پلا اور ہر قسم کے پردوں اور غبار سے مجھے باہر نکال دے اور مجھے ان لوگوں میں سے نہ بنا جو تاریکی اور پردوں میں اوندھے ہو گئے ہیں اور برکات اور ہر قسم کے نور اور روشنی سے دور ہو گئے اپنی ناقص عقل اور الٹی کوششوں کے سبب سے نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹ گئے اور مجھے اپنی ذات کی خالص اطاعت عطا کر اور اپنے حضور میں دائمی سجدوں کی توفیق بخش اور ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں اتریں اور مجھے وہ شئے عطا کر جو تو اپنے مقبول بندوں میں سے کسی خاص فرد کے سوا کسی کو عطا نہیں کرتا اور مجھ پر ایسی رحمت نازل کر کہ جو تو اپنے محبوب بندوں میں سے کسی منفرد وجود کے سوا کسی پر نہیں اُتارتا اے میرے رب میری ہمتوں اور میری کوششوں اور میری دُعا اور میرے کلام کی وجہ سے دین اسلام کو زندہ کر دے اور اس کی آب و تاب اور حسن اور خوبروئی واپس لوٹا دے اور ہر دشمن اور اس کے تکبّر کو توڑ کر رکھ دے اے میرے رب مجھے دکھا کہ تو کیسے مردے زندہ کرتا ہے مجھے ایسے چہرے دکھا جو ایمانی صفات ساتھ رکھتے ہوں اور ایسے نفوس عطا کر جو حکمت یمانی کے حامل ہوں اور ایسی آنکھیں دکھا جو تیرے خوف سے روتی ہوں۔ اور ایسے دل دکھا جو تیرے ذکر کرنے پر کانپ جاتے ہوں اور ایسی صاف فطرت دکھا جو حق اور راہ راست کی تبلیغ کرنے والی ہوں حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دفعہ انڈونیشیا کے دورہ پر میں نے اپنی ان عاجز آنکھوں سے وہ آنکھیں دیکھی ہیں جو بے اختیار خدا کے خوف سے روتی تھیں اور بے حد آنسو بہاتی تھیں اللہ تعالیٰ ان آنکھوں پر رحم فرمائے اور ان ساری دُعاؤں کو قبول کرے جو وہ دین حق کی خاطر مانگتے ہیں۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ دُعائیں سن ۱۹۰۰ء کی دُعائیں ہیں اور میرا دستور ہے کہ سو سال پہلے کی دُعائیں سو سال گزرنے کے بعد پھر احباب کے سامنے پڑھتا ہوں تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ کس طرح انہیں سالوں میں اسی قسم کے فضل نازل ہوتے ہیں جس قسم کے فضلوں کا مطالبہ عاجزی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رب سے کیا ہے۔ حضور پُر نور نے فرمایا کہ اس اقتباس کا ایک حصہ انشاء اللہ کل کی تقریر میں پیش کروں گا اور آپ دیکھیں گے کہ کس طرح کس شان سے اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی دُعاؤں کو قبول فرمایا اور سن دو ہزار سے دو ہزار دو تک مسلسل یہ دُعائیں مقبول ہوتی چلی جائیں گی اور ہماری آنکھوں اور دلوں کو ٹھنڈا کریں گی ہم حیرت انگیز معجزے خدا کی قدرت کے دیکھیں گے اور جب دیکھیں تو ہمارے دل درود سے بھر جانے چاہئیں ہمیں اپنے نفس کے متعلق دھوکا نہیں ہونا چاہئے میں یقین رکھتا ہوں کہ ساری کامیابیاں جو آپ دیکھنے والے ہیں انشاء اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعاؤں کے طفیل ہی ہمیں نصیب ہوں گی۔

بقیہ صفحہ: (ا)

حضور انور نے خاص طور پر ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی حیرت انگیز ترقی سے متعلق سن ۱۹۰۰ء کے بعض الہامات کا خصوصی تذکرہ فرمایا اس خطاب کا خلاصہ انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں پیش کیا جائے گا۔

امسال بفضلہٖ تعالیٰ اردو کے علاوہ سات زبانوں میں حضور انور کے خطبات اور دیگر پروگراموں کے تراجم کا انتظام ہے ان زبانوں میں انگلش فرنچ۔ عربی۔ جرمن۔ ترکش۔ بنگالی۔ اور انڈونیشین زبان شامل ہے۔

جلسہ گاہ کو نہایت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا سٹیج کے پیچھے پردے پر دائیں سے بائیں طرف بعض پرندے اڑتے ہوئے دکھائے گئے ہیں اور درمیان میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا شعر

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج ٭ جس کی فطرت نیک ہے آئے گا وہ انجام کار

لکھا گیا ہے۔ جلسہ سالانہ سے قبل جلسہ سالانہ کے رضاکاران سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور نے رضاکاران کو نصائح فرمائیں اور جلسہ سالانہ کے جملہ انتظامات کا معائنہ فرمایا۔ جلسہ کے بقیہ دو یوم کی رپورٹ انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں شائع کی جائے گی۔

بدر کا خصوصی شمارہ "جلسہ سالانہ نمبر"

انشاء اللہ تعالیٰ امسال بھی جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر ادارہ بدر کی طرف سے اس صدی کا خصوصی نمبر رسالہ کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ جو جماعت کی سو سالہ تاریخ پر نہایت جامع پر از معلومات اور دیدہ زیب فوٹوز پر مشتمل شمارہ ہوگا۔

مستقل خریداران بدر کو تو ایک شمارہ خریداری چندہ میں دیا ہی جائے گا لیکن جو دوست تبلیغی و تربیتی اغراض کیلئے زائد شمارے خریدنا چاہتے ہوں وہ ایک ماہ کے اندر دفتر بدر میں اپنے آرڈر بک کرادیں۔ تاکہ اُس حساب سے زائد شمارے شائع کئے جاسکیں۔ اس خصوصی شمارہ کے ایک پرچے کی قیمت -/30 روپے مقرر کی گئی ہے۔ (منیجر بدر قادیان)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔

QURESHI ASSOCIATES

Manufacturer-Exporter-Importer of Leather, Silk & Cotton garments Leather Accessories, INDIAN Novelties & all kinds of Indian products.

Contact Person :- M. S. QURESHI (Prop)
Tel : 91-11-3282643 Fax : 91-11-3263992

Postal Address :- 4378/4B, Ansari Road
Daryaganj New Delhi-110002
(INDIA)